فتبارک اللہ احسن الخالقین

الحمد للہ کہ ان ایام فرخندہ فرجام مین رسالۂ فیض مقالہ کار آمد اہل دین حامی
فوائد دین متین بنا بر درستی و توثیق عقائد گنجینۂ رشادت بنیان اسم بامسمےٰ

سبیل الجنان

ترجمۂ

تکمیل الایمان

مترجمۂ واقف رموز خفی و جلی وحید العصر فرید الدہر ذوی زہد و الورع
ذو الفراست والتدبیر جناب مولوی امیر علی صاحب رضوی متخلص بہ میر

مطبع منشی نولکشور کانپور مین بھگوان دیال ایجنٹ نے چھاپ کر شائع کیا

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شایق کو چھاپہ خانہ سے ملسکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شایقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرماسکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹائٹل پیج کے تین صفحہ جو سادہ ہین اُنمین بعض کتب اخلاق و موعظت وغیرہ فارسی و اردو درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے، اوس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب متفرقات دینیہ

- تذکرۃ المعاد۔
- فتوح الحرمین منظوم مع نقشجات کاغذ سفید گندہ۔
- ایضاً۔ کاغذ رسی حنائی۔
- ہفت تماشاے قتیل۔
- تحقیق الانساب۔
- رسالہ قاضی قطب۔
- تذکرۃ الجمعۃ۔
- فضائل السعادت مطبوعہ [illegible]ء
- گلدستہ عقائد۔
- ظہیر الاسلام۔

تبیان فی احکام الدخان

- روضۃ الشہدا۔
- کربلای معلیٰ معروف بہ کربلا نامہ کاغذ سفید چکنا۔
- ایضاً۔
- اسرار الاولیا۔
- حج الحج مسمیٰ بہ نہایت الشعور کاغذ سفید
- ایضاً۔ کاغذ حنائی ورسمی۔
- میزان الفرقان۔
- دعای گنج العرش۔ مع شش قفل
- شواہد النبوۃ۔
- اسرار محبت۔

بعون صانع یگانه و فضل خلاق زمین و زمان

بستان الجنان ترجمه [illegible]

در مطبع نامی منشی نولکشور کانپور میں [illegible] طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد سب طرح کی واسطے اوس پروردگار کے ہے اور ثنا ہر قسم کی واسطے اوس رب الارباب کے کہ
کوئی اوسکی ثنا کے لائق نہین ہی جس جناب عالی مین پیغمبر جیسے شخص نے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عجز بیان کیا ہی کہ لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک یعنی نہین مجھ سی ہرگز ہو سکتی
تیری تو ویسا ہی جیسے تونے اپنے اوپر ثنا فرمائی ہی پس ہماری حمد اور ثنا یہی ہی کہ اوسکو اپنا پروردگار
جانین اور اپنے تئین بندہ سمجھین اور بموجب فرمانے اوسکے بقدر طاعت اور عبادت بجا لاوین اور
امیدوار فضل کے رہین اور درود بی نہایت اور صلوۃ بی نہایت اوپر اوس پیغمبر عالی مرتبہ کے
کہ نعت اوسکی مانند حمد پروردگار کی حوصلہ بشر سے باہر ہی کہ بلندی شان اوسکی سب پے
اوپر ظاہر ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے من اطاع فقد اطاع اللہ جس نے فرمانبرداری اوسکی
کی اوسنے تحقیق فرمانبرداری اللہ کی پس حمد کرنا سبحانہ و تعالے کا پیغمبر صلے اللہ علیہ و
سلم کو عزادارہے اور اوسکی نعت کے قابل پروردگار ہے اللہم صلے علی محمد و علی

آل محمد و اصحابہ و اولادہ و ذریتہ و شیعتہ و تبع تابعیہ رضوان علیہم اجمعین اما بعد فقیر سراپا تقصیر سید علی
بن حافظ محمد علی رضوی المتخلص بامیر بخشی اللہ تعالی اوسکو اور اوسکے اسلاف اور اخلاف کو
جناب مین زمرہ مومنین کے اور گروہ مسلمین کے التماس رکھتا ہو کہ جب انسان بالغ
ہوتا ہی اوسی وقت اوسپر ایمان فرض ہو جاتا ہی اور اعتقاد لازم ہیں اعتقاد بغیر سمجھے کے
ثابت نہین ہوتا تو ہر ہر مسلمان کو فرض ہی کہ اپنی اولاد کو قواعد ایمان کی تعلیم کرین
تا ایمان اونکا پورا ہو وے فقط لا الہ الا اللہ کہنے سے مسلمان نہین ہوتا تا معنی
حقیقت ایمان کی نجانے لیعنے کافر بھی کلمہ پڑھ لیتے ہین تو اونکو کیا فائدہ اسبات مین حضرت
شیخ عبد الحق دہلوی نے رحمۃ اللہ علیہ رسالہ تکمیل الایمان بہت خوب اور صاف اہل سنت
جماعت کے عقاید مین جو لکھا ہو نہایت مفید ہو اور بہت ہی انصاف سے لکھا ہے مگر وہ
رسالہ فارسی زبان مین ہے اوسکو البتہ پڑھا ہوا جو شخص ہو سمجھے قابل آدمیون کے
کام کا ہے مین نے اوس مین سے جو جو مناسب حال عوام کے تھا خلاصہ مطالب اردو
زبان مین نظم کر کے تحفۃ المسلمین نام رکھا تھا تا اہل زبان کو اوسکا فائدہ حاصل ہو
اور ہر کوئی اپنے لڑکون کو اور عورتون کو سکھاوے کہ عقائد سے ہزارون شخص
غافل ہین اور علم بے کار سیکھتے ہین جو فرض ہی اوسکی کچھ فکر نہین کرتے وہ رسالہ کہ
منظوم تھا اوسکو بھی بعضے بعضے دوستون نے کہا کہ ہنوز اسمین ایک وقت
باقی ہے کہ استعداد ضرور ہے پڑھنا نظم کا اکثر عوام کو دشوار ہے اور کوئی
کوئی لفظ قافیہ کے واسطے ایسا بھی آگیا ہے کہ اوسکے معنی سبکو معلوم نہین تو
چاہیے کہ اوسکو نثر کردو تا نہایت مرتبہ مین سہل ہو جاوے تو لطف فائدہ عام ہو یہ
رکھکے بموجب درخواست اون دوستون کے اور رسالہ کو نثر کیا جاتا ہے
امید جناب اکرم الاکرمین سے قوی ہے کہ ثواب سے نیت کے محروم
نہ فرماوے اور اس نوشتہ کو مقبول اپنے بندون کا کرے کہ ذریعہ سعادت
آخرت کا ہووے توفیق ہر چیز کی اللہ تعالے کی جناب سے ہے
لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور اس رسالہ کا نام سبیل الجنان

ترجمہ تکمیل الایمان رکھا گیا ہے وہ جو اصل عربی تکمیل الایمان کی ہے اوسے اول مطلب بر لکھ کے اوسکے نیچے اردو زبان لکھی گئی کہ سند ہووے اور اگر کسیکو توفیق اللہ تعالے دیوے تو اوسے یاد کرے حقایق الاشیا ثابتہ یعنی حقیقت ہر شے کی ثابت ہے کہ آگ آگ اور پانی پانی ہے اپنی ذات مین آگ کو اللہ تعالے نے پیدا کیا ہے اور اوس مین گرمی رکھدی پانی پیدا کیا اوس مین سردی رکھدی مذہب فلاسفہ کا جھوٹھ اور غلط ہے کہ دیکھتے ہین ہر چیز کو جیسا اپنے لوگون نے ٹھہرالیا ہے وہ اوس سے ویسا ہی کام کرتی ہے اوسکی اصل مین نہین جیسے لوگون نے آگ کو اپنے خیال مین گرم مقرر کرلیا ہے اسواسطے وہ جلاتی ہے اور پانی کو ٹھنڈا جان لیا ہے وہ ٹھنڈک دیتا ہے ان کی اصل مین نہ گرمی ہے نہ سردی ہے بعضے مذہب والے اپنے نزدیک سب چیزین شک کرتے ہین کہتے ہین یہ ہے یا نہین فقط وہم اور خیال ہے یہ دونون مذہب باطل ہین ہر چیز اپنی ذات مین موجود ہے اور اللہ تعالے نے جسکو جیسا چاہا خواص دیا والعالم حادث سارا جہان نیا پیدا ہوا ہے کہ پہلے بغیر ذات پاک اللہ تعالی کے کوئی نہتی پھر پیدا کی گئی حدیث شریف ہے کہ کان اللہ ولم یکن معہ شئے کہ تھا اللہ تعالی اور نہ تھی اوسکے ساتھ کوئی چیز پس ذات اللہ تعالی کی قدیم ہے اور جو کچھ ہے وہ سب تو پیدا ہے اور حادث ہے عالم کا نیا بنایا ظاہر ہے کہ دن رات اوس مین تبدیل ہوتا ہے ایک حال پر ہرگز نہین رہتا پس معلوم ہوا کہ عالم نیا ہے وہو قابل للفناء اور وہ عالم فانی ہونے والا ہے چنانچہ قرآن شریف مین وارد ہے کہ کل شئ ہالک الا وجہہ ہر شئے ہلاک ہونے والی ہے مگر ذات مقدس اللہ سبحانہ کی کہ وہ ہی باقی ہے جو پیدا وہ فانی ہونے والا ہے جنے پیدا کیا وہ باقی رہے گا ایک شان فنا کی سب پہ ہوجائیگی جنت اور دوزخ کیا حور اور قصور کیا آسمان اور زمین کیا جن ملک سب فانی ہوجاینگی اگرچہ ایک لمحہ برابر ہون یہ فنا ہوکر پھر جو پیدا ہونگے پھر فنا نہین ہونگے ہمیشہ ابدالآباد باقی رہینگے وہ صانع یعنی اس عالم کا ایک بنانے والا ہے کس واسطے کہ

کہ جو چیز نہ تھی اور وہ پیدا ہوئی تو معلوم ہوا کہ اوسکا کرنیوالا ہے کہ اگر کرنیوالا نہ ہوتا تو
یہ کہاں سے ہوتی قدیم اور یہ بنانے والا قدیم ہے کہ اگر قدیم نہوتا تو نیا
ہوتا جب نیا ہوتا تو وہ بھی سارے عالم کیطرح سے ہوتا واجب الوجود واجب
اور ضرور ہے ہونا اوسکا واجب الوجود اسے کہتے ہیں کہ وہ اپنی ذات سے قائم ہو
دوسرے کسیکا محتاج نہو کہ اللہ تعالے کی ذات خود بخود نہوتی تو چاہیے کہ کسو کے
سبب سے ہوتی جب کسو کے سبب سے ہوتی تو محتاج غیر کی ہوتی جو کوئی محتاج
غیر کا ہو وہ قابل خدائی کے کیونکر ہو تو معلوم ہوا کہ حق سبحانہ تعالی اپنی ذات سے
بغیر سبب دوسرے کے موجود ہے واحد یعنے اکیلا ہے کہ کوئی اوسکا شریک
ہے اور نہ حصہ دار نہ کوئی اوسکا دور والا نہ نزدیک والا نہ ہی اوسے کسو نے جنا نہ اوس نے
کسیکو جنا اگر قول النصاری کا حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا اور بی بی مریم کو جو کہتے ہیں نعوذ
باللہ منہا کفر صریح ہے جنا اور جنانا شہوت سے متعلق ہے وہ خاصہ مخلوقات کا ہے ذات
اللہ تعالے کی ان باتوں سے بالکل بری اور پاک ہے حی زندہ ہے اگر زندہ نہوتا تو مردہ
ہوتا پس مردہ ناکارہ محض ہے خدائی کے قابل کاہے کو ہے اور زندہ کنندہ ہے
کہ حیات سب کی اوسی کے سبب سے ہے قادر قدرت والا ہے اگر قدرت والا نہو
تو ضعیف ہوتا ضعیف خود محتاج ہے ایسا قادر ہے کہ کسیکا محتاج نہیں جو چاہے سو
کرسکے عالم جاننے والا ہے کوئی چیز اوسکی علم سے باہر نہیں جو ہوئی اور جو ہوگی
ازل سے ابد تک جو اوسکو معلوم ہے ہر ایک سعادت اور شقاوت کفر اور اسلام
اوسکے علم قدیم میں تھا اور ہے کہ اللہ علی کل شئ علیم فرمایا ہے مرید ارادے والا
ہے جو کچھ کرتا ہے اپنی خواہش سے اور چاہت سے نہ کسو کے تقاضے سے اور دوسرے
کہ اگر نہ کریگا تو کوئی اوسے ملامت کریگا متکلم کلام کرنے والا ہے اگر گونگا ہو تو حکم
احکام امر و نہی کیونکر کرتا قرآن شریف وغیرہ کتابیں سب کلام اوسی کا
اور ان کتابوں کو قدیم چاہیے جاننا کہ کلام صفت ہے اللہ تعالے کی
اور سب صفتیں اوسکی قدیم ہیں سمیع و بصیر سننے والا ہے اور

دیکھنے والا ہے ایسا سننے والا ہے کہ خطرہ دل کا بے حرف و صوت سن لیتا ہے
حاجت لب اور زبان پر لانے کی نہین دیکھنے والا ایسا ہے کہ اگر ساتوین زمین کے نیچے
اندھیری رات مین سیاہ پتھر پر چیونٹی ہو تو وہ بھی اوسکے نظر سے باہر نہووے اگر یہ سب
صفتین اوس ذات مقدس مین نہوتین تو بندون مین کہان سے آتین مگر صفات کو
آدمی کے اور اللہ تعالے کے کچھ نسبت نہین اون صفتونکو اون پر قیاس نہ کیا چاہئے
عقل کو دخل دیا چاہیے صفات قدیمہ صفتین حق سبحانہ تعالی کی قدیم ہین
جیسے ذات قدیم ہے کہ کوئی چیز موجود نہوتی تھی اور اللہ تعالی کی ذات موجود تھی اسطرح
سے وہ صفتین ذات کے ساتھ موجود تھین ولا القدم بذاتہ حوادث ذات اوسکی
نہین ہرگز گھٹتی بڑھتی نہین ہوتا اور تغیر تبدل نہین ہوتا مثلاً جاہل جاہل حاکم ہوجاوے
یا بینا نابینا ہو جاوے یہ تغیر اور تبدل تو پیدا چیزون مین ہوتا ہے اللہ تعالے
کی ذات جیسی تھی ویسی ہے اور ویسی ہی رہیگی خوشی اور غمی کو بھی اون
دخل نہین صحت اور بیماری کا خلل نہین لا جسم ولا جوہر نہ بدن اوس کا جیسے
آدمیون یا درختون کو ہوتا ہے کہ رنگ ہووے یا نظر آوے نہ ہے جسم پر جیسے
عقل یا نفس وغیرہ اوسپر کوئی قائم ہے نہ وہ کسو پر قائم ہے لا مصور ولا مرکب
نہ وہ تصویر کیا گیا ہے کہ کسو کے مثال یا شبیہ ہو نہ وہ چار چیز سے وہ ملا ہو نہ ایک
چیز کا بنا ہے ولا معدود ولا محدود نہ وہ گنا جاتا ہے نہ اوسکی حد باندھی جاتی
ہے کہ ایکی اور دونی لنبائی اور چوڑائی جسم پر موقوف ہے ولا فی جہۃ ولا فی
مکان ولا فی زمان پروردگار عالم نہ کسو طرف ہے نہ کسو مکان مین ہے نہ کسو وقت
مین یعنی اللہ تعالی کو ایک طرف مقرر کرکے نہ جانا چاہیے کہ آسمان پر ہے یا عرش پر ہے
یا اوسکے نیچے ہے یا آگے پیچھے کہ جسوقت طرف اور مکان اور زمان تھا اوسوقت
اوسکی ذات تھی جسنے ان چیزونکو پیدا کیا ہو وہ آپ اونمین کیونکر آوے اوسکو ہر جا موجود
جاننا چاہیے بلا جہت لا مثل لہ ولا شبہ لہ اوسکی ذات کی مانند ہے کوئی نہ اوسکی صفات
کی مانند ہے ولا ند لہ اوس خداوند کا کوئی ضد ہے کہ اوسکی جنس سے ہووے جیسے آدمی کی ضد آدمی

ہمیشہ ہی زندہ ہے اوسکا یعنی خلاف جنس اوسکا ہو جیسے آدمی کے مخالف جن اس طرح کوئی اوسکا
نہ مخالف جنس ہے نہ مخالف غیر جنس ہے **ولا معین ولا ظہیر** نہ کوئی اوسکا مددگار
ہے نہ پشت پناہ کہ کاروبار مین اوسکی مدد کرے **ولا یتحد بغیرہ** وہ پروردگار عالم کسو
سے مل نہین جاتا کہ جسم اوسکا اوروں کا ہو جاوے جیسے آب اور رنگ نہ کسو مین بیٹھ
جاتا ہے جیسے شیشہ مین شربت یا سنگ مین آتش اس سبب سے وہ تعالے منزہ
ہے یہ سب خواص جسم کے ہین لیکن باوجود اوسکے اوسکو اپنے بندون سے بلکہ تمام
ذرات عالم سے ایک نسبت معیت کی ہے جیسے روح کو بدن سے ہوئی ہے کہ نہ روح
بدن مین ملگئی ہے جیسے آب اور رنگ اور نہ اوسکے اندر ہے جیسے شیشہ مین شراب
نہ اوس سے جدا ہے اگر بالکل جدا ہو تو یہ قیام جسم کا کیونکر ہو **متصف بجمیع
الکمال منزہ عن سمات النقص و الزوال** جتنی صفتین کمال کی ہین اون
سب سے وہ موصوف اور سب طرح کے نقصان سے ذات پاک اسکی منزہ ہے اور پاک
ہے **ہو مرئی للمومنین یوم القیمۃ** وہ جو ان صفتون سے موصوف ہے اور ان
کمالون سے معروف ہے وہ دکھائی دینے والا ہے مومنون کو قیامت کے دن
اعتقاد چاہیے کہ حق سبحانہ و تعالی قیامت کے دن اپنے بندون کو دیدار نصیب
فرماویگا جیسا اس جہان مین ذات پاک کو اسکے بے کیف جانتے ہین ویسا
ہی روز آخرت بے کیف دیکھین گے اوسکو آنکھون کو اللہ تعالے ایسی بصارت
اپنی قدرت کاملہ سے دیگا کہ ان مین دیدار کی طاقت ہوگی مومنون کو وہ شان
جمال کی ہوگی کہ جس سے دل اور جان کو سرور اور راحت پیدا ہو اور کافرون
پر جلال کی نگاہ ہوگی کہ جس سے دہشت اور وحشت دل مین اثر کرے مومنون
کو ہر دم راحت اور خوشی ہوگی کافرون کو خوف ہوگا اور دہشت ہوگی دیدار
مین حضرت باری تعالے کے فرشتے اور عورتین سب شریک ہین مگر
شیاطین اور جن اوس دولت سے محروم رہینگے اور بہشت بھی جنون
کو نہین ہے نہایت کار اونکا یہ ہے کہ دوزخ سے نجات پاوین اسیر بھی

فضل اللہ کریم کا بڑا ہی چاہیئے تو ثواب بھی دے اور جنت بھی نصیب کرے بعضے
کہتے ہین کہ عورتین بھی دولت دیدار سے محروم ہونگی کہ خیمون مین ہونگی اللہ تعالی
فرماتا ہے حور مقصورات فی الخیام لیکن اصل یہ ہے کہ محققون نے تحقیق کیا ہے کہ خیمے
دہان کے ایسے ہونگے جیسے یہان کے ہوتے ہین کہ حائل اور مانع ہو وین فی الحقیقت
کیونکر عقل تجویز کرے کہ مثل فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی کہ عارفہ
کاملہ ہین ایسی دولت سے محروم رہین جب دیدار عام ہو ویگا اور ہر کوئی اپنی جزا اوسکو پہنچ
جاویگا تو بعد داخل ہونے بہشت کے دہان کے دیدار مین فرق ہے بعضے عارف کامل ایسے
ہونگے کہ دمبدم اس کرامت سے مخصوص ہونگے بعضے صبح و شام بعضے بعد ہفتہ کے مثل روز جمعہ
بعضے بعد سال کے مثل روز عید کے یہ شرف پاوینگے دنیا مین دیدار حق سبحانہ کا ممکن
نہین جو کوئی کہے کہ مینے جاگتے مین اللہ تعالے کو دیکھا وہ کافر ہے اوسے توبہ
دینی چاہیے مگر خواب مین البتہ ہو سکتا ہے جنکے دل اودھر مائل ہین اونھین یہ بات ممکن
ہے چنانچہ بعضے بزرگون سے منقول ہے کہ جناب باری تعالے کو خواب مین دیکھا او
بات کی جو کوئی اللہ تعالے کو عالم دنیا مین دیکھے اوسکی تعبیر یہ ہے کہ بہشتی ہو اور
غم اور اندوہ سے پاک ہو دولت دیدار کی جاگتے مین اللہ تعالے کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کو نصیب کی آپ نے فرمایا ہے کہ مینے شب معراج مین اللہ کریم کو ان آنکھون سے
اور بات کی اولیاء اللہ کو جو دیدار ہے وہ ذات مطلب ہے بغیر چشم نہین خالق
جمیع الاشیاء مدبرھا و مقدرھا یعنے وہ ذات پاک جو جامع عالم ہے
وہ پیدا کرنیوالا ہے ساری چیزونکا اور تدبیر کرنے والا ہے اور اندازہ مقرر کرنے
والا ہے جو چیز پیدا کی اوسکے آغاز سے انجام تک سب اوسکی نظر مین تھا
اور ہے جو کچھ کیا سو اپنی تدبیر سے اور ارادہ سے کسو کے ڈر سے اور لاچاری
سے نہین کیا اور جو کیا ہے خوب اور اچھا ہی کیا ہے بدی ہر چیز کی بہ
نسبت کسب بندون کے ہے بہ نسبت خلق خالق کے بد نہین
اور ہر چیز کا اوسنے اندازہ کیا ہے اور مقدار مقرر رکھی ہے

چنانچہ جس کا رزق جتنا مقرر کیا ہے اتنا ہی پہونچے گا اجل جس کی جب ٹھہرائی ہی
تب آوے گی طاعت اور عصیان اور کفر اور ایمان سب اوسکے پیدا کیے ہین جو جسکے
واسطے ٹھہرایا ہے اوس سے وہی ہووے گا مگر طاعت پر اور ایمان پر راضی ہے عصیان
اور کفر سے بیزار ہے طاعت اور ایمان اس کی رضا سے ہے کفر اور
عصیان اوس کی قضا سے ہے **ولا یجب علیہ شئے** اور اوس
جناب پر کوئی شئے واجب نہین کہ نیک کو پیدا کرے اور بد کو نہ پیدا
کرے یا طاعت پر خواہ مخواہ بہشت ہی دینا واجب ہے اور عصیان پر
عذاب ہی کرنا لایق ہے مگر اوس کریم نے اپنے کرم سے مقرر فرمایا
ہے کہ بدلا نیکی کا نیک دیوے اور بدی پر چاہے عذاب کرے
چاہے نہ کرے **ولا حاکم سواہ** کوئی حاکم اوسکے سوائے نہین
ہے جو کہے کہ یہ کام کرنا تھا کیون نہ کیا **ولا غرض لفعلہ** اوسکے
کام غرض سے نہین ہین کہ جو کوئی غرضی ہوتا ہے وہ محتاج ہوتا ہے
نیکی سے اوسے فائدہ نہین بدی سے اوسے نقصان نہین سب
نیکی بدی بندون کی بندون کے واسطے ہے مگر اوسکے کامون مین حکمت
سو وہ حکمت بھی بندون کے واسطے ہے اوسے حکمت سے بھی
کچھ غرض نہین **فالحسن ما حسنہ الشرع والقبیح ما قبحہ
الشرع** پس جب یہ بات ثابت ہوئی تو نیک وہ چیز کہ جسے شرع
والے نے نیک کیا یعنی اوسکا حکم فرمایا اور بد وہ ہے کہ جسے
بد کہا یعنی اوس سے باز رہنا لکھا اور بد اوس کو کہتے ہیں پیدا
کیے ہین جسے کہا کر دا سے کیا چاہیے اور اپنی رائے کو دخل
دیا چاہتے **وللہ ملائکۃ ذو اجنحۃ مثنیٰ وثلاث ورباع**
اللہ تعالے کی مخلوقات مین فرشتے ہین بعضے اون مین سے

دو بازو والے ہین بعضے تین والے اور بعضے چار والے اور اس سے زیادہ
بھی چنانچہ جبرئیل علیہ السلام کے چھہ سو پر ہین وہ فرشتے نور سے بنائے گئے
ہین نہ اون مین عورت ہے نہ مرد نہ اونھین درد ہے نہ غم نہ وہ ھنستے ہین نہ جاگتے
نور ہی کا اونکا جسم ہے اور نور ہی اونکا لباس ہے جیسی صورت اپنی چاہین
ویسی بنا دین جہان چاہین وہان جاوین آسمان پر ہین اور زمین پر ہین بلکہ ساری
عالم مین ہر ایک اپنے اپنے کام سے لگا ہوا ہے عصیان اللہ تعالے کا نہین کرتے
جو حکم ہوتا ہے وہ بجالاتے ہین منہم جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و
عزرائیل اون فرشتون مین چار سب سے بڑے فرشتے ہین اور عمدہ
کامون پر مقرر ہین جبرئیل وحی کے کام پر ہین سارے نبیون پر وحی لیجانا اونکا کام ہی
دوسری میکائیل ہین رزق خلق کا اونکے قبضے مین اللہ تعالے نے دیا ہے اور
تیسرے اسرافیل صور لیے ہوے منتظر حکم کے ہین عزرائیل قبض روح کرتے ہین آٹھ
فرشتے اور ہین کہ اونھین حملۂ عرش کہتے ہین عرش عظیم اونکے کاندھون پر دھرا
ہوا ہے شان اور عظمت اون قدرت حق ہے کہ جسم ایک ایک کا اتنا بڑا ہی
کہ کان کی لو سے کاندھے تلک ہر ایک کے دو سو برس کی راہ ہے +
و لکل منہم مقام معلوم ہر ایک کا ایک مقام مقرر ہے کہ وہ اوس جگہ
سے ایک اونگل بھر ادھر اودھر سرکتا جیمین جتنا اللہ تعالی نے کمال رکھا ہے
اوس سے زیادہ نہین ہوتا کم بھی نہین ہوتا نہ اونھین ترقی ہے نہ شوق ہی یہ بات
اللہ کریم نے آدمی ہی مین رکھی ہے کہ شوق ہے اور عشق ہی کہ دمبدم ترقی کرتا
لا یعصون اللہ ما امرہم و یفعلون ما یومرون وہ فرشتے
عصیان اللہ تعالے کا نہین کرتے جو اونھین حکم ہوتا ہے وہ بجالاتے ہین جیسی
ٹھہراتی ہو وہ پھر نہ کرین بھلے بڑے سے کسو کے نہ ڈرین یہ جو ابلیس نے نافرمانی
کی وہ فرشتہ نہ تھا تو ام ابن الجان سے تھا بد اصل تھا اپنی اصل پر گیا عبادت
بہت کی تھی سو نبہ پایا تھا و لہ کتب انزل علی رسلہ

اوس پروردگار عالم کی کتابین کہ رسولون پر اپنے اونے بھیجین ہین ایک سو چار ہین اور باقی کتنے ایک صحیفے ہین اون سب مین امر اور نہی اور احکام شرعی مذکور ہین بعد احکام شرع کے وہ سب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت سے اور ذکر شریف سے اونکے بھرے ہوئی ہین بیان صورت کا اور سیرت کا اور وقت نبوت کا مرقوم ہے وہ سب کتابین کلام قدیم اللہ تعالے کا ہے منہا التوریۃ والانجیل والزبور والفرقان ان سب کتابون مین چار کتابین سب سے بڑی ہین توریت حضرت موسی پر آئی انجیل حضرت عیسی پر اتری زبور داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی قرآن شریف محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلے اللہ وسلم پر بہ تدریج نازل ہوا پہران چارون مین قرآن عظیم سب سے اعلی اور ادنی ہے ظاہر مین سب سے مختصر ہے لیکن سب کے مطلب سے بھرا ہوا ہے جو جو اون سب مین تہا سو وہ سب ایک مین ہے بلکہ اون سے اوسمین زیادہ تر علوم ہین اون سب مین انہون نے تغیر و تبدل کیے اور اپنی طرف سے کچھ کچھ کمی زیادتی بنائی اللہ تعالے نے ان باتون سے قرآن شریف کو محفوظ رکھا ہے کہ خود حق سبحانہ تعالی اوسکا حافظ ہے چنانچہ فرمایا ہے انا لہ لحافظون عمدہ وجہ فضل قرآن شریف کی وہ ہے کہ جس ذات بابرکات پر نازل ہوا ہے وہ افضل رسل ہے جو کوئی قرآن حادث کو کہے وہ کافر ہے بلکہ ساری کتابین اللہ تعالے کی اس حیثیت سے کہ کلام رب ہے قدیم ہین اور بسبب کلام حق کے سب برابر و اسماء ہ توقیفیۃ اور نام اللہ تعالے کی شرع شریف پر موقوف ہین جو جو نام شرع مین از روے قرآن کے اور حدیث کے ثابت ہوے ہین اونہین نامون سے اللہ تعالے کو یاد کیا چاہیے اپنی طرف سے کوئی نام نیا نہ بنانا چاہیے نام اللہ تعالے کے بہت سے ہین اونمین بعضے خلق کو معلوم ہوے اور بعضے نہین معلوم ہوے تو وہ نام سب سے زیادہ مشہور ہین کہ ان مین اللہ کریم نے یہ تاثیر رکھی ہے کہ جو کوئی اونہین حفظ کرے وہ بہشتی ہووے اگرچہ اور بھی لکھے ہوے

شرع میں نام آئے ہیں مگر یہ سب زیادہ بسبب اس فضیلت کی مشہور ہوئے ہیں اور کافروں کی زبان پر جو نام مقرر ہیں اون ناموں سے یاد حق نہ کی جائے کہ خطرہ کفر کا ہے وہو خالق لافعال العباد فالکفر والمعصیۃ بارادتہ وتقدیرہ ولا برضاہ جب ثابت ہوا کہ خالق سب شے کا وہی ہے تو بندوں کے فعلوں کا بھی وہی خالق ہوا کفر اور معصیت بھی اوسکی پیدا کی ہوئی اور دین ایمان بھی اوسکی مخلوق ٹھہرے پس جسکے واسطے جو مقدر کیا ہی اوسکا اوس سے صادر ہونا بے شک ہے کہ کفر اور معصیت اوسیکے ارادے سے اور اوسی کے مقدر سے ہیں جو ہوا اور جو ہوگا وہ سب لوح محفوظ پر لکھا جا چکا ہے بغیر مشیت اور خواہش اوس خالق کے کچھ ہو نہیں سکتا جو اوسنے لکھا وہ اوسکے ہے جسکو بہشت کیواسطے بنایا وہ بہشتی ہے اور جسے دوزخ کے واسطے پیدا کیا وہ دوزخی ہے باوجود اس تقدیر اور پیدائش کے اطاعت اور ایمان سے راضی اور خوش ہے کفر اور معصیت سے ناراض ہے اور ناخوش اور جس چیز کا حکم فرمایا وہ موجب رضا کا ہے جس سے منع کیا وہ سبب جبر کا ہے اگرچہ یہ سب تقدیر کے اوسی کے ہے باوجود اسکے کچھ اختیار بندونکا بھی ہے ایک ارادہ اسمین ہے کہ بسبب اوسکے یہ کام کرتا ہے مثلاً پہلے جی مین ایک شخص کے ایک بات آئی اوس شخص نے ارادہ کیا بعد اوس ارادے کے وہ کام ظاہر ہوا اگر پہلے ہی جی مین آیا تھا چاہتا تو اس کام کو چھوڑ دیتا پس اوسی ارادے پر عذاب اور ثواب مقرر ہے یہ مسئلہ قضا اور قدر کا بہت نازک ہے اسکے درپے نہ ہوا چاہیے کہ اس کی بحث مین اکثر لوگ خراب ہوگئے ہین اعتقاد کو اتنا ہی بس ہے کہ جو کچھ ہے سو اللہ کی پیدائش سے ہے اور اوسکی تقدیر سے ہے بغیر تقدیر کے کچھ خیر اور شر نہین ہوتا عذاب اور ثواب بسبب اپنے ارادے کے ہے نسبت خلق کی اوسکی طرف ہے اور نسبت کسب کی یعنی فعل کی بندے کی طرف اللہ تعالیٰ مالک ہے جیسا چاہتا ہے

دنیا کا حکم کرتا ہے اور ہم سب اوسکی ملک ہین اپنی ملک مین جسطرح چاہیے اوس طرح
تصرف کرے وہ سب کا پوچھنے والا ہے اوسکا کوئی پوچھنے والا نہین اپنی طرفسے
کوشش اچھے کامون مین کرنا چاہیے پھر تو جو اس نے مقرر کیا ہے وہی ہوگا
واللہ یضل من یشاء ویہدی من یشاء - اللہ تعالے جسے چاہتا ہے
اوسے گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اوسے ہدایت دیتا ہے جسکو وہ گمراہی
کرے اوسکا کوئی ہادی نہین اور جسکا وہ ہادی ہو اسکا کوئی بہکانے والا نہین
پر جو واسطے شیطان کی اور رب کی طرف نسبت رکھتی ہے اور ہدایت اللہ کیطرف
اس عالم مین سبب گمراہی کا بت اور شیطان کو بنایا ہے اور موجب ہدایت
نبی کو اور قرآن کو ہمین دونون پر ایمان پر چاہیے پہلے جو ہدایت اوسکی نسبت
اپنی طرف فرمائی اوسے بھی حق جانیے اور پھر شیطان کو سبب گمراہی
کا کیا اور نبی کو سبب ہدایت کا کیا عذاب القبر للکفار ولبعض الفاسق و
تنعیم اہل الطاعۃ بما یعلم اللہ ویریدہ وسوال منکر و
نکیرہ حق کا فرون فاسقون کو عذاب قبر کا اور اہل طاعت کو عیش اور
سوال منکر نکیر کا قبر دون مین حق ہے جب مونے کو قبر مین رکھکر پھرتے ہین
تو دو فرشتے حق تعالے کے بھجوائے ہوئے وہان آتے ہین ایک کا نام منکر
ہے دوسرے کا نام نکیر ہے وہ آکر مونے کو اوٹھا بٹھاتے ہین پھر اوس سے سوال
پوچھتے ہین کہ تیرا رب کون ہے تو وہ کہے کہ رب میرا اللہ تعالے ہے کہ اوس نے
تمام عالم کو پیدا کیا ہے پھر پوچھتے ہین کہ تیرا نبی کون ہے تو وہ کہتا ہے کہ نبی میرے
محمد ہین صلے اللہ علیہ وسلم پھر پوچھتے ہین تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے
میرا دین اسلام ہے جب وہ موافق سوال کے جواب دیتا ہے تو اوسکے
اوسکے بازو سے پہلے ایک کھڑکی کھولتے ہین اس مین سے گرمی
اور بدبو دوزخ کی آتی ہے پھر اوسے بند کرکے سیدھے
بازو سے کھڑکی کھول دیتے ہین کہ اوس مین جنت کی ہوا او

خوشبو آتی ہے پھر کہتے ہین اگر تو جواب نہ بتاتو وہ تیری جگہ تھی جب تو نے جواب دیا یہ جگہ اللہ تعالے نے مقرر کی تب سو رہ آرام سے قیامت تلک کچھ خطرہ نہین جب حشر نشر ہوگا تب حساب کتاب ہوگا پھر اوسکی کشادہ ہو جاتی ہے جہان تک نظر پہونچے اگر وہ بندہ عاصی ہے تو اوسکی قبر مین سانپ اور بچھو ہوتے ہین ہر ایک ایسا زہری کہ اگر ایک پھونک مارے تو قیامت تلک زمین پر سبزہ نہ اوگے اگر وہ بندہ کافر ہے تو سوال کے وقت ہکا بکا رہجاتا ہے اوسے جواب نہین آتا تو وہ فرشتے عذاب کے آتے ہین اور زمین ایسی بھینچتی ہے کہ پسلیان ٹوٹ جاتی ہین اور ادھر کی ادھر نکل جاتی ہین پھر وہ موکل عذاب کے ایسے گرزون سے مارتے ہین کہ بدن اوسکا خاک کے برابر ہو جاتا ہے پھر اوسے زندہ کرتے ہین پھر گرز مارتے ہین قیامت تلک اسی طرح مارتے اور جلاتے ہین مومنون کے چھوٹے چھوٹے لڑکے مرتے ہین اونپر بھی سوال ہے مگر وہ فرشتے آپ ہی پوچھتے ہین اور آپ ہی اونہین جواب بھی سکھاتے ہین اور مشرکون کے جو بچے چھوٹے چھوٹے موے ہین اسمین اختلاف ہے۔ بعضے کہتے ہین کہ وہ بھی مان باپ کے شریک ہین پر اونپر سوال جواب نہین اور بعضے کہتے ہین کہ وہ بے گناہ ہین پر اون پر سوال جواب ہون پر عذاب نہین کرتا اور بعضون نے بیان سکوت کیا ہے اور یہ ماجرا علم الٰہی پر موقوف رکھا ہے جو چاہے سو کرے انبیا سے وہان سوال نہوگا کہ یہ حال اون کی شان کے لائق نہین روایت ہے کہ جب مردے کو قبر مین رکھتے ہین تو اوس قبر مین شکل ایک شخص کی لاکر دکھاتے ہین اور اوس سے پوچھتے ہین کہ یہ کسکی صورت ہے جو وہ شخص مومن ہے تو کہتا ہے یہ شکل میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہے یہ بندہ ہین اللہ تعالے کے اور بھیجے ہوے ہین اوسکے مین اونپر ایمان لایا ہون ؎

گر پیمبر کا ہو وہان دیدار | کا تبکے مرلیے ون مین سو سو بار

نہ کہ ظلمت رہی وہان نہ عذاب	ہو دی جس جادہ عبرت شتاب

نعوذ باللہ اگر وہ میت کافر ہے تو کہیگا ہای مین نہین جانتا یہ کون ہی تب فرشتے
کہینگے تو جہوٹا ہے کیون نہین جانتا یہ پیغمبر مشہور ہے سارا جہان انکو جانتا تہا انکی سلق
خدا کا کلام تہا اور سیکڑون معجزے تہے اوسپر عذاب ہوگا قیامت تک جنون پربھی سوال
جواب ہے مومن مومنون کی طرح کافر کافرون کی طرح مگر جنون کے ثواب مین امام
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ساکت رہے ہین جو کوئی کافر ظاہر ہے علانیہ کفر کرتا ہے
اوسپر بے سوال عذاب ہے کہ اوسے حاجت سوال نہین منافقون کو سوال ہوگا
چہ شخص ہین کہ اونہین سوال نہین ایک شہید دوسرے جو جمعہ کی رات کو تیسرے
جو جہاد مین کافرون کا ناکا باندہکر بیٹہا چوتہا استسقا سے موا پانچوان جو
پیٹ چلکر ہلاک ہوا چہٹا جو ہر رات سورۂ تبارک پڑہتا ہے جو کوئی زمین دفن
نہین ہوا اوسے برزخ مین عذاب ہوگا کہ فی الحقیقت قبر اوسی کا نام ہی
وہ ایک عالم ہے اس عالم کے پرے ہے جسے شیر کہا گیا یا نگر نگل گیا
اوس سے دین سوال جواب ہوگا جو جو صاحب شرع نے فرمایا ہے اوسپر
ایمان لایا چاہیے اپنی عقل کو اوس مین دخل نہ دیجیے اور اوسکی تحقیق کے
پیچہے نہ پڑیے کہ نشان ایمان کی یہ ہے اگر اوس مین کچہ شک ہے تو ایمان
مین خلل ہے البعث حق بعد مرنے کے پہر اوٹہنا حق ہے جب وقت
مقرر قیامت کا پہونچے تو اسرافیل کو حکم ہوگا کہ صور پہونکے یہ پہلی نشانی
قیامت کی ہے اوس صور کے ساتہ سارے عالم مین ایک کہلبلی مچ
پڑجائیگی مارے دہشت کے ہول کہا کہاکر جتنے جاندار ہین مرجائینگے
زمین آسمان چاند سورج فانی ہوجائینگے کچہ باقی نرہے گا بغیر ذات پاک
پروردگار کے ایک فنا کی شان سب پر ہوجائیگی حور اور قصور کیا
فرشتے اور شیاطین کیا نار اور بہشت لیکن بہشت اور
دوزخ ملائکہ مقرب اور عرش اور لوح ان پر ایک شان فنا کی ہوکر

پھر باقی ہو جائینگے فرشتے جو نگہبان بہشت کے ہیں کہ اونمیں خازن بہشت کہتے ہیں
اور فرشتے اوٹھانے والے عرش کے کہ اونکو حملہ عرش کہتے ہیں اونپر وہ ہول
اور خوف نہوگا اللہ تعالے نے اس آفت سے بچائیگا جب سب پر شان فنا کی چھا جاویگی
تو اللہ تعالے فرماویگا لمن الملک الیوم یعنے کس کیواسطے ہے آج کے دن ملک
جو بڑے بڑے سرکش اور مفسد حق نا شناس کہ دعوی بادشاہی کا بلکہ خدائی کا کرتے
تھے کسیکو اپنے سوا موجود نہ گنتے تھے وہ اب کہاں ہیں پھر آپ ہی فرماویگا للہ
الواحد القہار یعنی وہ ملک اور سلطانی واسطے واحد حقیقی کے ہے کہ وہ اکیلا ہی
قہار ہے چالیس برس تک اسی طرح سے ظہور وحدۃ صرف کا رہیگا بعد چالیس
برس کے دوسری بار صور پھونکنے کا حکم ہوگا تو سارے جاندار کیا چھوٹے اور کیا
بڑے زندہ ہو جاوینگے ایک مینہ آسمان سے برسیگا اوسکے برسنے سے آدمی
اور جانور زمین میں سے نکلینگے جیسے برسات سے سبزہ اوگتا ہے ریڑھ کی
جو ہڈی ہے اوسے اللہ تعالے نے گلنے سے بچا رکھا ہے ایک جزو اوسکا باقی
رہجاتا ہے وہی آدمی کا تخم ہے جن وانس چیونٹی اور مکھی سب زندہ ہوجائنگے
جس نے جسپر ظلم کیا ہے اوس سے اللہ تعالے بدلا دلواویگا یہاں تک کہ اگر
منڈی بکری نے سینگ والی اوسے ماریگی اگر ایک لڑکے نے دوسرے لڑکے
کو مارا ہوگا اوسکا بھی بدلا کیا جائیگا چیونٹی چیونٹی سے قصاص لیگی یہ عدل اوسی
عادل کی ذات سے خاص ہے جب بدلا ہر ایک کا ہو لیویگا تب حیوان سارے
فنا ہو جائینگے وہ جو نام سے اللہ تعالے کے ذبح ہوے ہیں وہ بہشت کی خاک
ہوئینگے اور دوسرے بس یونہیں فانی ہو جاوینگے والوزن حق یعنی
نیکی اور بدی کا بندون کی حق ہے عرش کے سامنے ترازو کھڑی کرینگے
نیکیون کا پلڑا عرش کی سیدھے بازو کو ہوگا اور بدیون کا اوسکے
بائیں بازو وہان کی ترازو یہان کی ترازو کے برعکس ہوے گی
کہ جو پلہ بھاری ہوگا وہ اونچا جو ہلکا ہوگا وہ نیچا ہوگا

وہ سچا ہو گا اللہ تعالے قادر ہے چاہے تو کاغذون کے عملون تو لے اور چاہے
اعمالون کے جسم بناکر ترازو مین رکھے جب پلڑا نیکی کا جھوکے گا تو یہ شخص اپنے
دل مین بہت ہی نا امید ہوگا کہ ہے ہے نیکیان کم ہوئین اور بدیان زیادہ دیکھے
گیا حکم ہوتا ہے تب حضرت اکرم الاکرمین جسے چاہیگا اپنے فضل سے کہے گا
کہ ایک نیکی اس شخص کی احد باقی ہے اور آج کا دن ظلم کا نہین ہے وہ نیکی بھی اسکی
ترازو مین رکھو تو وہ نیکی کیا ہے ایک کاغذ پر کلمہ توحید تو جو اس شخص نے پڑھا
ہے اور اسی پر موا ہے لکھکر ترازو مین ڈالین گے تب اوسکے بوجھ سے نیکی پلڑ
اونچا ہو جاے گا اور بدی کا نیچا یہ شخص اپنے دل مین خوش ہو گا کہ بخشا گیا
والکتاب حق اعمالنامہ بھی حق ہے جو جو کام بندے کرتے ہین اور جو جو باتین
کہتے ہین وہ سب وہ فرشتے اللہ تعالے کی طرف سے مقرر ہین کہ لکھتے ہین واہم کاتبین
انکا نام ہے سیدھے بازو والا نیکیان لکھتا ہے اور اُلٹے بازو والا بدیان جمع کرتا ہے
جو کوئی شخص ایک بدی کرتا ہے تو فرشتہ انتظار کرتا ہے کہ شاید پھر توبہ کرے
تین ساعت تک انتظار کرتا ہے جو توبہ کی تو وہ نہین لکھتا اگر توبہ نکی تو وہ
اوس بدی کو اعمالنامہ مین لکھ لیتا ہے اور نیکی والا اوسی وقت نیت کے
ساتھ لکھ ڈالتا ہے اسطرح سے وہ کتاب تیار ہوتی ہے قیامت کے
دن اسے حاضر کرینگے اور ہر ایک کے ہاتھ مین دین گے اوسکی ایک طرف بدیاں
ہون گی اور ایک طرف نیکیان کافرون کو اعمال نامہ اسطرح دین گے کہ سینہ چیرکے
پیٹھ کی طرف ہاتھ اولٹا نکال کے اوسمین دین گے اور مومنون کو سیدھے ہاتھ مین
دینگے اگر فضل الٰہی شامل ہے تو وہ طرف جو نیکیون والی ہے وہ خلق کی طرف رکھین
تا لوگ جانین کہ یہ شخص نیک تھا بدیون کا اوسکے کسیکو احوال معلوم نہو گا
اللہ تعالے فرماے گا کہ جیسا مین نے دنیا مین تیرا پردہ رکھا تھا ویسا ہی یہان
بھی رسوا نہین کرتا اپنے کرم سے مین نے بخشا اسکا اوسا ہوا تو خلق مین
بھی رسوائی ہوئی اور چھٹکارا بھی مشکل پڑا والحساب حق حساب بھی حق

ہوگا۔ ب۔ اعمالون کے حساب واسطے نبی حساب ہر چیز کا مثلاً پوچھین گے کہ
روزی کہان سے پیدا کی اور کہان خرچ کی و السّؤال حق سوال
اللہ تعالےٰ کا بندون سے حق ہے حساب پر وردگا ہر ایک سے بغیر پوچھیگا کہ نعمتین جو
ہمنے تمکو دی تھین وہ تمنے فلانی فلانی جگہ خرچ کین ہم نے تمسے وہ حساب کیا تمنے اوسکا
بدلا وہ کیا ہے جتنے تمھین عبادت کا حکم کیا ہمنے نافرمانی کی پہلے جبرئیل علیہ السلام
پوچھین گے کہ وحی انبیاؤنکو کیونکر پہونچائی تھی پھر لوح محفوظ سے پوچھینگے کہ تونے
جو جبرئیل کو علم ہمارے دیے اوسکا شاہد کون ہے وہ کہے گی اسرافیل شاہد ہین پھر
اسرافیل بلایا جاویگا وہ ہیبت سے حق کے ترسان لرزان حاضر ہون گے پھر پیغمبرون سے
پوچھا جائیگا کہ ہمارے پیغام امتون کو کیونکر پہونچائے الغرض ہر ایک سے اوسکے
مرتبے بموجب سوال ہوگا وہ سب ہیبت سے سوال ذوا الجلال کے ترسان اور لرزان
ہون گے کسیکو مجال دم مارنے کا نہوگا جب عبادت کا سوال درپیش ہوگا تو پہلے
نماز کا احوال پوچھین گے کہ کیون نہ پڑھی اور اگر پڑھی تو احکام ارکان کیون نہ
ادا کیے جب نوبت معاملات کی پہونچے تو پہلے خون کا قصہ رجوع ہوگا ہر ایک کا ظلم اور ستم
احسان اور کرم سب پوچھا جائے گا ظالمون کی نیکیان سارے ستم رسیدون
کو دیجائین گی جب اونسے بھی فیصلہ نہوگا تب مظلون کی بدیان اون کی سر
رکھین گے بالغرض اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ اسے شہیدون کا ثواب ہے جب تک
وعدے دار کو اپنے راضی نہ کرے گا ہرگز جنت مین داخل نہوگا سارے
حقدار جمع ہون گے کوئی کہیگا خداوندا مجھے اسنے گالی دی تھی کہ میرا مال چھین لیا
تھا کوئی کہیگا میرے سر مین یا میرے منھ مین طپانچہ مارا تھا کوئی کہے گا
مجھپہ بہتان لیا تھا کوئی کہے گا میری غیبت کی تھی مگر جزو کل ہیبت رجوع ہوگا کوئی
چیز باقی نرہے گی ہائے افسوس ایسا وہان باہیبت درپیش ہے اور کسیکو اوسکی پروا
نہین محبت ہی اور جدال ہے ہر طرح کا جھگڑا ہے اور ملال ہے دن طلب مین اور
ہوس مین گذرتا ہے رات عیش و طرب مین باظہر فروا مین جاتی ہے جسکو

دیکھو وہ یون مغرور کر جو یہ سمجھتا ہون وہ کوئی جانتا نہین میرے برابر کوئی مخلوق
ہوا ہی نہین جتنی غفلت اور سرکشی زیادہ اور دعوی عقلمندی کا زیادہ
یہان تو راحت اور غفلت ہے وہان حسرت اور ندامت ہے کبھی یہ خطرہ بھی نہین آتا کہ
کوئی پوچھنے والا ہے یہ جانتے ہین کہ اسی طرح معلق الشان رہینگے جو فضل اوسکا دستگیری
کرے تو تو سیدا سان ہے ورنہ حیف ہے کوئی صورت چھٹکارے کی نظر نہین آتی جب
وہ چاہے کہ فضل اپنا ظاہر کرے اور مدعیون کو راضی کرے تو کیا کرے گا کہ جنت کو
آراستہ پیراستہ کر کے اونھین دکھاوے گا اور کہیگا کہ کوئی ایسا ہے جو اسکو خریدے
وہ کہے گا خداوندا ایسا کون شخص ہوگا جسکے پاس ایسی عجیب چیز کی قیمت ہوگی
کسکا مقدور ہے جو اسے خریدے تب حق عز و علے فرمائیگا کہ اسکی قیمت تیرے
ہاتھ ہے جو چاہے تو تجھے ملے پھر وہ عرض کرے گا ایسی کیا چیز میرے پاس ہے جسکے
بدلے مین یہ مکان ہاتھ آوے تب اللہ تعالے فرماوے گا یہ جو حق تیرا تیرے بھائی مسلمان
پر ہے اگر تو اس سے درگذرے تو یہ مکان ہم تجھے دیوین وہ راضی ہوگا اور دونون جنت
مین چلے جائینگے اوسکے فضل کے امیدوار رہا چاہیے اور عدل سے ڈرا چاہیے اور
مومنون سے حضرت حق سبحانہ تعالے اپنے اشفاق سے سوال کرے گا اسکی احوال
واقف نہوگا روبرو اپنے بلائیگا آپ ہوگا اور وہ بندہ ہوگا فرمائیگا کہ جیسے مین نے
مین تیرے عیب ڈھانپے تھے ویسے اب اپنے کرم سے بخشدیتا ہون

فضل اوسکا کرے ہے اپنا کام ؛ لیک ڈر اوسکے عدل سے ہے مدام ؛ والحوض
حق حوض کوثر حق ہے ایمان لایا چاہیے کہ اللہ تعالے نے اپنے حبیب محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کو ایک حوض عنایت کیا ہے کہ نام اوسکا کوثر ہے ایک مہینے کے رستے
برابر اوسکا طول ہے پانی اوسکا دودھ سے زیادہ سفید ہے مشک کی سی اوسکی
بو ہے جو کوئی ایکبار اوسکا پانی پیے گا کبھی پیاس نہ لگے گی اوپر اس حوض کے
اتنے بشمار ہین جتنے آسمان کے تارے ساقی اوسکی حضرت ولایت مآب علی
کرم اللہ وجہہ ہونگے حضرت علی نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ابو بکر کا دشمن ہو اسکو مین

ہرگز ایک قطرہ آب کوثر کا نہ دونگا و الصراط حق یعنی پر دوزخ کے اللہ تعالے
قیامت کے دن ایک پل رکھیگا تیغ سے تیز تر مومن کافر اور فاسق اور مطیع نبی اور ولی
شاہ اور گدا اسکو اوسپر گذرنا ضرور ہے تو بجلی کیطرح ایک دم مین گذر جائے گا کوئی
ہوا کے مانند پار ہو جائیگا کوئی جیسے تیز گھوڑا چلتا ہے اسطرح قطع راہ کریگا کوئی
ڈگمگاتا ڈھگاتا کوئی گھسٹا ہوا گذریگا پانون جو بہک گیا تو دوزخ مین جا پڑا غرض جو کوئی
یہان جیسا راہ راست کے دین پر ثابت قدم ہے وہ وہان بھی مضبوط ہے اور جیسے یہان
لغزش ہے اوسے وہان لغزش ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی وہان گذرنا مقرر
ہے مگر وہ گذار کسطرح کا ہے جیسے کسی خطرناک جگہ پر سردار آپ کھڑے
ہوجاتے ہین تا اونے والے قوی ضعیف سب کی مددگاری کرکے بسلامت
گذر دین اوس جمال جان بخش کو اور اوس نور باسرور کو دیکھتے جائینگے اور وہ راہ
سخت قطع کرتے جائینگے تا وہ محنت اور سختی اوس نعمت عظمے کے آگے تاخیر ہو جائے
اور وہ آفت کرامت ہو جائے دوزخ کہیگا جز یا مومن ان نورک اطفأ لہبی یعنے گذر جا
جلدی اے مومن تیرا نور ایمان میری آگ کو بجھائے دیتا ہے والشفاعۃ حق قیامت
کے روز اوس سختی اور پریشانی مین شفاعت یعنے سفارش ہونا حق ہے پہلے
سب سے شفاعت کبرا ہے وہ خاص جناب پاک سرور انبیاء والمرسلین محمد مصطفے
صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہے پھر بعد اونکے جسکے حق مین اللہ تعالے چاہیگا
سفارش قبول فرمائے گا انبیاء اور اولیاء زاہد اور عابد ملائکہ اور عالم اپنے اپنے دابستون
کی حق تعالے سے اگر فرمان ہوگا تو سفارش کرینگے محل شفاعت کبری کا وہ ہے کہ جب
زمین سے سب اوٹھین گے تو تشنگی اور بھوک پیاس سے تباہ حال ہونگے اپنے اپنے گناہون
کی شامت سے اور آفتاب کی گرمی سے موم کی طرح گھل جائینگے اور ہول سے اوس مقام
کے کوئی کسی کیطرف کو متوجہ نہو گا اپنی اپنی سبکو پڑی ہو گی سبکو دہشت اور خوف
خدا کا غالب ہو گا اپنے اپنے اعمال پر ہر ایک کو نظر ہو گی اودھر دوزخ ایک طرف
دکھتا ہو گا جنت ایک طرف مہکتا ہو گا رحمت کی امید ہو گی عدل کا ڈر ہو گا نہ دوست

کی دوستی رہیگی نہ دشمن کی دشمنی سب اپنے اپنے حال مین گرفتار ہون گے جب بہت مدت
اسی حال پر گذرے گی کہ نہ حساب ہوگا نہ کتاب ہوگا نہ کوئی کسی کی داد کو پہونچا تب سب
چاہین گے کہ کوئی اپنا شفارشی ڈھونڈھے تو حضرت آدم علے نبینا و علیہ السلام کے پاس
سب ملکر جائین گے اور کہین گے ہم بالکل بے ہراس ہوکر تمہارے پاس آتے ہین کہ تم ہم
سبکے باپ ہے تمھین اللہ تعالے نے خلیفہ کیا ہے اور اپنی روح تم مین پھونکی اور سب
فرشتون سے تمھین سجدہ کروایا سب اشیا کا نام تم کو بتلایا اب سب عاجز ہین التجا
تمہارے پاس لائے ہین تم اللہ کریم سے ہماری شفارش کرو کہ اس بلاسے ہمین نجات
ہووے وہ کہین گے مین نے اللہ تعالے کی نافرمانی کی ہے کہ گیہون کھانے کو مجھے
منع کیا تھا مین نے کھایا اوسکی شرم سے میرا منھ نہین ہے کہ مین جناب الٰہی مین کچھ عرض
کرسکون تم نوح نبی پاس جاؤ تب وہ سب نوح نبی علیہ السلام کے پاس جائین گے
اور اپنا احوال سنائین گے وہ کہینگے کہ مین نے اپنی امت پر بددعا کی ہے یا کہین گے
اپنے بیٹے کے واسطے نادانستہ سوال کیا ہے اب تک مجھے شرم آتی ہے کہ کچھ جناب
کبریائی مین عرض کرون تم ابرہیم علے نبینا و علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ وہان جاینگے
وہ بھی ایسا ہی عذر کرینگے اور حضرت موسی کا حوالہ دینگے اور وہ حضرت عیسے
کے پاس بھیجین گے الغرض ہر ہر نبی عالیشان اپنا عذر بیان کرینگے کسیکو مجال دم
مارنے کی اوسوقت نہوگی تب سب مایوس ہون گے پھر متفق ہو کر جناب معجزہ ابنیا
و سید الاتقیا سرور کائنات خلاصہ موجودات باعث ایجاد عالم فخر عالم ادوم محمد مصطفے
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہون گے اور اپنا عرض احوال کرینگے اور کہین گے آپ کو
اللہ سبحانہ و تعالے نے رحمت عالمیان کیا اور اپنے نام کے شامل آپ کا نام جاری کیا اور
گناہ اگلے پچھلے سب بخش دیے اب ہمین اس سے زیادہ تاب و طاقت نہین کوئی
ہمارا غمخوار نہین کوئی خریدار نہین کسیکو ہمارے حال پر نظر نہین کوئی ہمارے دکھ درد
خبر نہین آپ پاس آئے ہین امید شفاعت کی لائے ہین تب یہ سنکر آپ فرماینگے
کہ ہان میرا کام ہے مین جناب کبریائی مین عرض کرتا ہون تب جناب احد برگزیدہ

حضرت احدیت زیر عرش روبرو حضرت اقدس کے جاکر کھڑے ہوں گے وہ مقام محمود جو قرآن شریف مین اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے وہ یہ مقام ہے تب آپ جناب کبریائی مین سجدہ کرینگے اور ثنا کرینگے ارشاد ہو گا کہ اے حبیب میرے اے بندہ خاص میرے کیا تیری خواہش ہے سو وہ عرض کر کہ وقت قبولیت کا ہے تو اوپر سر سجدہ سے اٹھاینگے اور اللہ تعالےٰ کی ثنا کرینگے جو ثنا کہ اسوقت تعلیم ہوگی بعد ثنا اور تعریف پروردگار کے شفاعت خلق کی عرض کرینگے تو ایک قسم کے گناہگار بخشے جائینگے پھر دوسرے سجدہ کرینگے پھر حکم ہو گا کہ اے حبیب اوٹھا سر اور عرض کر جو چاہیے دوسرے قسم کے گناہگار بخشے جائین گے پھر تیسرا سجدہ کر کے تیسری قسم کی بخشش ہوگی مگر وہ باقی رہجائینگے جو بالکل کفر کے جال پڑے ہین اور اونکو دوزخ کا حکم ہمیشگی کے واسطے جاری ہوا ہے بیان سے معلوم ہوا کہ کسیکو دوسرے کی ملت اوٹھانی باقی نہ رہے گی عظمت اور شان محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس روز معلوم ہوئی حضرت حق سبحانہ وتعالےٰ فرمائیگا کہ اے دوست میرے اے میرے اے حبیب میرے اے بندہ خاص میرے سب آج کے دن میری رضا چاہتے ہین اور مین تیری رضا چاہتا ہون عرض کر جو چاہیے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تک ایک ایک شخص کی بخشش نہوگی مین راضی نہین ہونے کا وہ روز روز محمدی ہے وہ جاہ جاہ محمدی ہے وہ مہمان ہین اور سب طفیلی ہین جب مہمان عزیز ہوتا ہے تو طفیلی بھی عزیز ہوتا ہے کریم کو دونون کا پاس رہتا ہے تجھے چاہیے کہ دل وجان سے محمد کا ہو پھر وجان سے اور رب اوسکا دل مین اگر محبت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے پس وہی شفاعت ہے اور وہی رحمت ہے کئی شخص ہین کہ اون کے واسطے شفاعت خاص ہے ایک جس نے قبر شریف کی زیارت کی ہے دوسرے جو درود کے پڑھنے کا ہمیشہ ورد رکھتے ہین تیسرے جو مدینہ شریف کے رہنے والے ہین پھر اونکے سوا جسکو جیسی نسبت ہے والجنۃ حق النار حق بہشت اور دوزخ کا ہونا یقین ہے اور حق ہے یہ دونو مکان

اللہ تعالے نے اپنے بندون کے لیے بنائے ہین اور بالفعل موجود ہین جنت بالاے آسمان ہے اور دوزخ زیر زمین ہے جنت مومنون کے واسطے ہے دوزخ کافرون کے واسطے حور اور قصور نہرین درخت میوہ وار طرح طرح کی نعمتین اور انواع انواع کے عیش وہان پیدا کیے ہین کہ حق سبحانہ وتعالے فرماتا ہے وہان ایسا عیش ہے کہ نہ آنکھون نے دیکھا نہ کانون نے سنا بلکہ کسی بشر کے دل پر ویسا خطرہ نہین گذرا ہے بیان سے یا ایمان گیا ہے اُسے آخر کار بعد جزا سزا کے یا بغیر سزا کے محض فضل الٰہی سے وہ مکان بلاشک میسر ہوگا اور دوزخ مین عذاب ہے اور طوق ہے اور بیڑیان ہین طرح طرح کی سختیان اور عذاب اور مصیبتین ہین کہا اللہ تعالے کسیکو نصیب نکرے یہ دنیا کی آگ بہ نسبت اُس آگ کے ستر درجے ٹھنڈی ہے جو کوئی مومن گناہگار ہے اوسے بقدر گناہ کے عذاب دے کر پھر داخل بہشت کرین گے اور جو کافر ہے اُسے ہمیشہ ابد الآباد وہان سے رہائی نہین نعوذ باللہ منہا اللھم انا نسئلک الجنۃ وما فیہا ونعوذ بک من النار ایک بار جو ان پر شان فنا کی ہوکر باقی ہوا انکی پھر انہین فنا نہین ہے بہشتی ہمیشہ بہشت مین رہینگے اور دوزخی مدام دوزخ مین وہان موت کو موت ہے ایمان سب پر لانا چاہیے کہ قرآن سے اور حدیث سے ثابت ہے وکل ما اخبر بہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم من اشتراط الساعۃ واحوال الاخرۃ حق جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے احوال سے قیامت کے اور نشانیون سے آخرت کے اور سوائے اُس کے خبر دی ہے وہ حق ہے اور بلاشبہ اوسکا ہونا ہی چاہیے ایک بات ادنی سی بھی ہو جو پیغمبر نے کہی ہے اسے سچ جاننا چاہیے اور اوسپر ایمان لائے جو کوئی خدا سے بھی بات کو جھٹلائے گا وہ کافر ہوگا الایمان تصدیق بالقلب واقرار باللسان ایمان سچا ماننا ہے دل سے اور اقرار کرنا ہے زبان سے دل سے تو اللہ تعالے کو وحدہ لاشریک سمجھین ان سب صفتون کے ساتھ جو بیان ہوئین اور پیغمبر بھیجا ہوا اوسکا اور بندہ خاص اور سچا ہر بات مین جانے جو جو احوال قیامت کا

اور بہشت اور دوزخ اور عذاب قبر وغیرہ امورات دینی فرمائے ہین اس سب سبکو حق
جانے جو کوئی ایک ذرا سی بھی بات کو پیغمبر کی جھوٹ جانے گا وہ کافر ہو گا اور
ان باتون کا زبان سے بھی اقرار کرین کہ ظاہر علم مسلمانی کے جاری ہووین اصل ایمان
تو دل کی حالت کا نام ہے کہ سب باتین ایسی دل مین سما جاوین کہ کسی طرح شبہہ نرہے
اور اسی پر اللہ تعالے سے دعا کرین کہ خاتمہ ہووے آخر دم تلک یہ بات ساتھ ہو اگر
تمام عمر اسی پر رہا اور نعوذ باللہ دم آخر مین یہ بات نرہی کافر ہو بے ایمان جہان سے
گیا جو کوئی شخص ناچار ہو زبان سے اقرار نکر سکتا ہو اسے فقط تصدیق قلب ہے
بس کرتی ہے حاجت اقرار لسان کی نہین کوئی گونگا ہے یا کافرون مین گرفتار ہو کہ اقرار
کرتا ہے تو ہلاک کر ڈالتے ہین یا کوئی جان کے ڈر سے کافرون کے سامنے کلمہ کفر کا
کہے مگر دل مین اسلام پر ثابت ہو یا کوئی شخص دل سے ایمان لایا اور
ہنوز زبان سے اقرار نہ کرنے پایا کہ موت آپہونچی یا زبان بند تھی بول نسکا
ان سب صورتون مین تصدیق فقط دل کی بس کرتی ہے ایک جاننا ہے اور ایک ماننا
ہے جاننا تو وہ ہے کہ بس معلوم کر لیا اور ماننا وہ ہے کہ دل مین سما جاوے جیسے پانی
مین رنگ یہود اور نصاری سب جانتے تھے کہ یہ نبی ہین اگلی کتابون مین خبر
پڑھی تھی لیکن مانتے تھے اعمال حسنہ اور عمل صالح اصل ایمان مین داخل نہین
ہین بلکہ باعث کمال ایمان کا ہے اگر نیک کام کرے گا تو ایمان کامل اور پورا ہو گا
اگر نکرے گا تو ایمان ناقص ہے مثلا ایمان کو ایک درخت سمجھے اور نیک عمل اوس کے
برگ اور ثمر جانے جب پھل اور پھول نہو تو اوس درخت سے فائدہ نہ مگر پھر بھی درخت
پناہ ہے اسمین جو کوئی اسے سنبھالے جائے گا البتہ وہ باقی رہے گا اور
اگر اوسکی کچھ پروا نہ کرے گا تو خشک ہو کر ضایع ہو جائے گا اصل سے بھی
جب جاتا رہے گا تو نام نشان نرہا بالکل کم بختی ہے و ہو لا یزید و لا ینقص
وہ ایمان نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم ہوتا ہے بلکہ یہ تصدیق قلب اصل ایمان ہے اور
اور وہ ایک راوی ہے اعمال کو اس مین دخل نہین ہے لا الایمان و الاسلام

واحد ایمان اور اسلام ایک ہی ہی جو مومن ہے وہ مسلم ہے لیکن ظاہر مین ایمان
تصدیق قلبی اور حال باطن کا نام ہے اور اسلام ظاہر کے احکام بجا لانے کو کہتے
ہین لا ینبغی ان یقول انا مومن انشاء اللہ تعالے علماؤن مین اختلاف
ہے کہ انا مومن انشاء اللہ تعالی کہنا چاہیئے یا نہین یعنی ہم مومن ہین انشاء اللہ یعنی
اگر چاہا اللہ تعالے نے عالم مذہب حنفیہ کے منع کرتے ہین اور عالم مذہب
شافعیہ کے جائز رکہتے ہین مگر اصل یہ ہے کہ یہ بسبب شک کے کہے تب تو جائز نہین ہے
اور اگر تبرکا بنام الٓہی تعالی کے کہین یا احوال خاتمہ معلوم نہین کہ کیسا ہوگا اس سبب
سے کہین تو روا ہے ایمان الباس غیر مقبول ایمان یاس کا قبول نہین ہی
یاس کہتے ہین شدت اور عذاب الٓہی کو جسوقت نزع ہوتی تو احوال غیب کا ظاہر
ہو جاتا ہے بہشت اور دوزخ سب کہلجاتا ہے اوسوقت کا ایمان قبول نہین
ہے کہ غیب پر ایمان چاہیئے اب غیب نرہا پیغام کا اللہ تعالے کے اور رسالت ہی
کا کچھ کام نرہا ایمان اختیاری ہتوا بلکہ ایمان اضطراری ہوا ایسا تو قیامت کے
دن بہی کافر کہین گے کہ ہمین دنیا مین بہیجین تو ہم جا کر نیک کام کرین اور مسلمان
ہو وین اس ایمان کا اونکو کیا فائدہ اور اوسوقت کے توبہ مین اختلاف ہی بعضون
کے نزدیک توبہ نزع کی قبول ہے بعضون کے نزدیک بے فائدہ ہے والکبیرۃ
لا تخرج المومن من الایمان گناہ کبیرہ مومن کو ایمان سے نہین نکالتا
خارجی کہتے ہین کہ مومن گناہ کبیرہ سے کافر ہو جاتا ہے شرع شریف
مین مومن دو قسم پر مقرر ہوے ہین ایک مومن مطیع ایک عاصی یعنی فرمانبردار
اور گنہگار اور گناہ کی بہی دو قسمین ہین ایک صغیرہ اور ایک کبیرہ جس پر
شرع مین حد آئی ہے اور ورد آیا ہے اوسے کبیرہ کہتے ہین اور اوسکے سوا
جو ہے سو صغیرہ ہے پھر اگر چھوٹے گناہ کو ہلکا جانا اور اوسکی کچھ پروا نہ رکھی تو وہ
بہی کبیرہ ہو جاتا ہے مومن ہر چند گناہ کرے ایمان اوسکا جاتا نہین سات قسمین
جانا ایک چوری خون ناحق لواطت زنا مال یتیم کا ناحق کھانا

مان باپ کو ایذا دینا اونسے دور گئے کافرون کے بھاگنا جو حرم مین منع کیا ہے
سو کرنا جاندارونکو آگ مین جلانا بیاز کھانا شراب پینا سور کا گوشت کھانا گواہی جھوٹی
بھرنا رستہ لوٹنا روزہ کھانا جھوٹی قسم کھانا بے عذر شاہدی نہ پہونچانا نماز ادا کو
چھوڑ دینا نماز بے وقت پڑھنا خویشون سے خویشی کاٹنا مسلمانون سے لڑائی کرنا
اصحابون کو گالیان دینا مال رشوت سے حاصل کرنا امر معروف اور نہی منکر کو
بشرط مقدور چھوڑ دینا خدا تعالی کی بخشش سے نا امیدی اور اوس کے عذاب سے
بے پروائی مرد اور عورتون کے بیچ مین لڑائی لگانا کہ جدائی ہو جاوے قران یاد کر کے
بھولجانا عورتکو پر شوہرونکا ظلم کرنا عورتون بے شوہرون کا خلاف چلنا حافظون کو
اور عالمون کو ذلت دینا اون کی حقارت کرنا عورتین جو عصمت والیان ہین
اونھین گالیان زنا کی دینا یہ سب گناہ کبیرہ ہین اس سے مسلمانون کو بچنا
چاہیے کہ سبب عذاب کا ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب کوئی مسلمان
گناہ کرتا ہے تو اوس کے دل پر سیاہ نقطہ پڑتا ہے پھر جو وہ ویسے ہی
ہین توبہ کرتا ہے تو وہ صاف ہو جاتا ہے اگر اوسنے توبہ نہ کی تو وہ نقطہ
ویسا ہی رہجاتا ہے اور پھیلنے لگتا ہے یہان تک کہ سارے دل کو گھیر
لیتا ہے جب ایسے متصل گناہ ہوتے جاتے ہین ایک پر ایک نقطہ کالا پڑتا
جاتا ہے ظلمات باہم جمع ہو کر دل سارا گھیر لیتی ہے دل مین بالکل اندھیرا
ہو جاتا ہے جہان کچھ بھی روشنی نہ رہی نیک خطرہ آنے کا رستہ بند ہوا
کوئی اچھی بات اور کسیکی نصیحت بالکل دل مین جگہ نہین کرتی خوف خدا
کا دل سے اٹھ جاتا ہے نور ایمان کا بجھنے لگتا ہے کفر نزدیک ہونے
لگتا ہے پہلے آدمی شبہہ مین پڑتا ہے پھر اوسکے بعد کفر کیطرف آتا ہے کہ
پھر آگے حرام ہے یہان تک تو حد ایمان کی ہے آگے کفر ہے جبتک
حلال پر کفایت کرین تب تک سب سے محفوظ رہین ایمان سلامت رہے
اہل الکبائر من المومنین لا یخلدون فی النار و

ان ماتوا بغیر توبۃ کبیرہ کرنے والا اگر ایمان سے مرا ہے تو وہ دوزخ مین
ہمیشہ نرہیگا اگر اللہ تعالے نے چاہے تو اوسے یونہین معاف کردیگا اگر چاہے کچھ
دنون موافق گناہون کے دوزخ مین رکھکے معاف کرے پھر جنت مین داخل کرے
جسکے دل مین ایک ذرہ بھی ایمان ہوئیگا وہ آخر کو بہشتی ہے ان اللہ لا یغفر ان
یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک تحقیق اللہ تعالے شرک کو نہین بخشیگا
اوسکے سوا سب کو بخشیگا پھر چاہے بے سزا بخشے چاہے سزا دیکے ڈر اوسکے
عدل کا ہے اور امید اوسکے فضل سے ہے ویجوز العقاب علی
الصغیرۃ صغیرہ پر یعنی چھوٹے گناہ پر عذاب جائز ہے جیسے اللہ تعالے مختار ہے
کہ بڑے پر عذاب نہ کرے ویسی ہی مختار ہے اگر چاہے تو چھوٹے ہی عذاب کرے
آدمی کو چاہیے کہ چھوٹے گناہ کو چھوٹا نہ سمجھے گناہ کی خوردی کو نہ دیکھے اللہ تعالے
کی بزرگی کو دیکھے کہ کس ذات پاک عالی کا گناہ کرتا ہے ان اللہ تعالے
ارسل رسلا من البشر الی البشر مبشرین ومنذرین مبینین
للناس ما یحتاجون من امور الدین والدنیا اللہ تعالے
نے رسول اپنے بندون پر بھیجے اونکی جنس سے یعنی بشر طرف بشر کے آئے
وہ رسول کہ خوشخبری دینے والے فرمانبردارونکو اور ڈرانے والے گناہگارون کو
ظاہر کرنے والے اون چیزون کے کہ جن جن چیزون کے یہ محتاج ہین دنیا مین اور
آخرت مین جو جو ضرور تھا وہ سب اللہ تعالے نے اونھین الہام اور وحی کی اونھون نے
ہمین تعلیم کیا اور سکھایا کفر اور اسلام عذاب اور ثواب دوزخ بہشت بھلا برا سب
اونکے سبب سے معلوم ہوا جب اُن نبیون نے دعوت کی اللہ تعالی نے اونھین
معجزون سے مدد فرمائی تا کہ اونکا سچ ظاہر ہو معجزہ اوسے کہتے ہین جو عادت کے
خلاف ہو جیسے حیوان کا کلام کرنا اور سنگ اور درخت کا سلام کرنا اول الانبیاء
آدم وآخرہم محمد صلے اللہ علیہ وسلم وعلی جمیع الانبیا
سب سے پہلے آدم صفی علیہ السلام نبی ہین اور بعد سب سے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب دین کا کام تمام ہوا حاجت نبوت کی نہ رہی اب جو کوئی
دعوی کرے وہ کافر ہے اور اوسکا قتل روا ہے واولی لاتعین عدد وہم
بہتر وہ ہے کہ انبیا اون کے عدد مقرر نکرین یون نہ کہین کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار
ہین بلکہ یون کہین کہ جتنے اللہ کے رسول ہین اون سب پر مین ایمان لایا ہون ایک
لاکھ کئی ہزار ہین بعضونکا اللہ تعالے نے ذکر کیا ہے اور بعضون کا نہین کیا ایک
سکندر اور لقمان کی نبوت مین اختلاف ہو ولایت دونون کی مقرر ہے اور عورت
کوئی نبی نہین ہوئی کلہم کانوا مبلغین صادقین معصومین غیر
مغرولین اور وہ سب پہونچانے والے تھے اور سچے تھے جو اونھون نے
بیان کیا وہ خدا ہی کا فرمان تھا اپنی طرف سے کچھ بنا کر نہین کہتے تھے جو حکم تھا خدا
تعالے کا وہ اونھون نے حکم کیا اور جو منع کیا ہوا تھا وہان سے وہ منع کیا
سب گناہون سے وہ پاک ہین نہ صغیرہ اون سے ہوا ہے نہ کبیرہ اللہ تعالے کے
فرمان کو بھول نہین جاتے نہ اسمین کم کرتے ہین نہ زیادہ کرتے ہین اونکا جو مرتبہ
ہے نبوت کا وہ اون سے موقوف نہین ہوتا مرنے کے بعد بھی نبوت اون کی
بحال رہتی ہے اپنے اپنے مزار مین سب زندہ ہین اوروں کی طرح سے مردہ
نہین ہین اسی جسم سے موجود ہین موت اونکے حق مین انتقال مکان ہے
اور بس خاتمہ کا اونکو کچھ خطر نہین ہے وہ سب بڑے ہر اور مطہر تھے کسی طرح
کے امر بد کی ان کی طرف نسبت نہ کیا چاہیے افضل الانبیاء محمد
صلی اللہ علیہ وسلم افضل سب آدمیون سے پیغمبر ہین پھر اون
سبمین افضل محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم ہین ابیات

احمد مجتبیٰ دلیل سبل — افضل الانبیا و ختم رسل
جو نہ ہوتا جہان مین اوسکا ظہور — تو نہ ہوتے جہان مین حور و قصور
کچھ نہین وہ زمانے تھا نہ نشان — تھے محمد جب ہی رسول زمان
نور ہے حق کے نور سے اوسکا — جملہ عالم ظہور ہے اوسکا

علم واخلاق ومعجزے جو جو
سب سے یا نون ملک سر نازہ
اوسکی ٹھوکر ہو اور اوسپر کاسہ
نادر اگر اوسکے در پہ مرجاوے
کاش ہو جاؤں اوس گلی مین خاک
ہے یہ مدت سے آرزو دل کی

اگلے نبیون کے تھے ملے اونکو
حرکت اور سکنت اوسکی سب اعجاز
نازو انداز اوسکے دیکھو پھر
فخر اہل جہان یہ کرجاوے
پھر حساب وکتاب سے ہے پاک
خاک طیبہ مین ہووے خاک ملی

مبعوث الی کافۃ الخلق وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساری خلق پر نبی ہین کیا جن اور انس کیا ملائکہ اور شیطان کیا درخت اور سنگ کیا زمین و آسمان جو جو تھے اللہ تعالے کی مخلوق ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے وہ مطیع ہین اللہ عزشانہ کے اور ساری خلق اون کی مطیع ہے شریعۃ المل الشرایع ودینہ ناسخ الادیان جب وہ حضرت ذات پاک سب سے بزرگ ہین شریعت بھی آونکی سب شریعتون سے کامل تر ہے اور دین اونکا سب دینون کا قطع کرنیوالا ہے جتنی شریعتین اور دین اگلے تھے وہ سب اس دین سے موقوف ہوے امتہ خیر الامم امت اون کی سب امتون سے افضل ہے یہ علم اور فضل جو اس امت مین ہین وہ اگلی امتون مین نہ تھا ایک ایک ولی ایسا ایسا گذرا ہے کہ انبیا کے موافق کرامت اوسکی ظاہر ہوتین اور تا قیامت باقی رہیگا ومعراجہ فی الیقظۃ الی سماء ثم الی ماشاء اللہ معراج اونکی جاگتے مین ہوئی ہے آسمان تلک پھر جہان اللہ تعالے نے چاہا یہان آزمایش ہی ایمان کی کہ ظاہر مین عقل اس باتکو نہین چاہتی بیان معراج کا یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم امہانی جو حضرت کی پھوپھی تھین اون کے گھر مین تشریف رکھتے تھے رات کا وقت تھا خلق سب سوتی تھی جبرئیل علیہ السلام جو فرشتے وحی کے ہین وہ آے اور براق سواری کے واسطے لاے پیغام جناب کبریائی کا پہونچایا کہ سماوات پر بلایا ہے سارے ملایک مقرب بہشت و دوزخ سیر فرماکے سب حضرت کی قدمبوسی کے انتظار مین تھے آپ بموجب حکم آلہی کے

اوسی اپنے بدن سے کہ وہ ہماری جانون سے پاکتر تھا اوس سواری پر سوار ہوے جبرئیل امین ہمراہ رکاب مسجد اقصی مین کہ بیت المقدس اوسے کہتے ہین تشریف لیگئے وہان سارے انبیا اگلے انتظار مین آپ کے جمع تھے سب نے تعظیم کی اور تحیت بجا لاے آپکو امام کیا اور سب مقتدی ہوکے ایک دوگانہ ادا فرمایا اور اوسی سواری پر سوار ہوکے ساتون آسمان کی سیر کی جو جو عجایبات اللہ تعالے کے تھے اونھین دیکھے اہل آسمان شادان اور فرحان ہوے ہر ایک استقبال بجا لایا بہشت اور دوزخ ملاحظہ فرمایا مالک اور رضوان نے تعظیم کی اور سر اطاعت کا جھکا دیا جب درخت سدرۃ المنتہی کے ادہر تشریف لیجانے لگے جبرئیل وہان رہ گئے سدرۃ المنتہی ایک درخت کا نام ہے کہ وہ عقل کی بشر کی حد ہے اوسکے پرے کسیکو گذر نہین جبرئیل ہمراہی سے جب رہنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم مجھے اکیلا چھوڑ کر کیون رہے جاتے ہو اونھون نے عرض کی کہ یہ رتبہ اور منصب اللہ تعالے نے آپ ہی کو عطا کیا ہے میرا مقدور نہین ہے کہ اپنے مقام سے ایک انگل بھی آگے بڑھون تو تجلی سے تھر کے میرے پر و بال جل جاوین وہان دمبدم غیب سے آواز آتی تھی کہ اے حبیب میرے اے دوست میرے اے انبیا خاص میرے آگے اور آگے اور آ آگے آمین نے اپنا عرش عظیم ترا فرش کیا ہے موسی کو جب وادی ایمن مین بلایا تو حکم کیا کہ نعلین نکال ڈال اور یہان تجھے ارشاد ہوتا ہے کہ نعلین تیری اس عرش کا فخر ہے الغرض مکان سے گذر کے لامکان کو پہونچے انھین آنکھون سے حضرت نے حق کو دیکھا اور بات کی بیت

انھین آنکھون سے ہوی حق دیکھا	سب خدائی کا کھل گیا لیکھا
ہو گئے غرق کبریائی کے	ای مین قربان اس خدائی کے
دوست پر دوست جب نثار ہوے	دل رشید الکو تب قرار ہوا
جو کہ ہجران کے غم اوٹھا دیگا	وہ ترے وصل کے اوڑا دیگا

رب کا بے پردہ واں کلام سنا
نہ ملا حق سے تحفہ نم سا نہ
دیکھ کے ملکے نکلے جب آئے
سنگ اسمین جو کوئی شک لاوے

بن سیاں جی کے واں پیام سنا
کہ پڑھین رات دن مین پانچ نماز
ثواب سے کپڑے گرم سب پاوے
سونیون مین جگہ وہ کب پاوے

واصحابہ خیر الامم صحابہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی ساری امت سے بہتر ہین جنہے
اسلام کے حال مین آپ کو دیکھا اور کچھ تھوڑا سا بھی مجلس مین آپ کے بیٹھا اوسے
اصحابی کہتے ہین وہ شخص ساری امت سے افضل ہے اور بہتر ہے جو جو زیادہ صحبت
مین رہے ہین وہ خاص ہین جسکو جتنی حضرت سے نزدیکی اور قربت زیادہ اوسکی
فضیلت زیادہ کی ہے غوث ہو یا قطب ہو اصحابون کی فضیلت کو نہ پہونچے گا صحابہ کا
ثواب بسبب دیدار مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے زیادہ ہے واقعی کونسی دولت
اور کونسی کرامت اونکے دیدار سے زیادہ ہوگی کسی طرح کا سعادت اور بزرگی دیدار
کو اور صحبت کو جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہونچی پھر اون سب اصحابون مین چار
یار باوقار ذوی الاقتدار رضی اللہ عنہم افضل ہین اونکے ثواب کو اور فضل کو کوئی نہین
پہونچتا دو اون مین حضرت کے سسرے ہین دو داماد ہین حضرت ابی بکر صدیق
اکبر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سسرے ہین حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ
عنہ داماد ہین یہ چارون حضرت کے وزیر تھے اکثر مہمین دین کی اون سے مصلحت
کی جاتی تھین اور سب طرح کے کام مین اونکے شریک اور جان نثار رہتے کسی
امین سے اپنی جان اور مال سی دریغ نہ تھا جس پہ جو حکم ہوتا ہرگز چون وچرا نکرتے کمر خدمت
کی مضبوط باندھے تھے اور سر بندگی کا آستانے پر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
کے دھر دیا تھا جو آپ کی رضا تھی وہی اونکی رضا تھی جسمین آپ کو خوشی تھی وہی
اونکی خوشی تھی اپنے نفس کی خواہش بالکل موقوف کر دی تھی افضلہم علی
ترتیب الخلافۃ والمراد بافضیلۃ اکثریۃ سم الثواب پھر چارون
مین افضلیت بطریق خلافت کے ہے کہ پہلا خلیفہ دوسرے سے افضل ہی اہل سنت کا

یہی اعتقاد ہے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل سب آدمیون کے حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ہین کہ وہ پہلے خلیفہ ہین اونکے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوسرے خلیفہ ہین وہ اونکے بعد افضل ہین ان دونون صاحبون کی افضلیت مین تمام طرحکا اتفاق ہے اونکے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہین اونکے بعد حضرت جناب ولایت مآب علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ ہین ان دونون مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین حضرت عثمان حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر افضل ہین یا بعضے کہتے ہین حضرت علی حضرت عثمان پر افضل ہین اور بعضون کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ دونون صاحب برابر ہین یہ سب اپنے اپنے حق پر تھے کوئی انمین سے ایک ذرہ زیادتی کرنیوالا نتھا حضرت جناب ولایت مآب علی کرم اللہ وجہہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے شوہر حسنین کے باپ نفس رسول ہے حضرت نے اونکے حق مین فرمایا ہے کہ خون تیرا خون میرا ہے اگر انمین سے کوئی ظالم ہوتا اور غیر حق پر ہوتا تو کیونکر ایسا شخص علی لسان اونکے ساتھ رہتا اور ہر امر مین شریک ہوتا جو شیر حق ہوگا وہ غیر حق کیطرف کے آگے سر جھکا دیوے کا رافضی کی عقل کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ علی کرم اللہ وجہہ کی شان کو کم کرتا ہو کہ کہتا ہے تقیہ سے اور ڈر سے ان لوگون کا ساتھ کیا اور خلافت کا دعوی نہ کیا اپنا حق اورون کو دیدیا بھلا انصاف کرو جو اپنا حق ڈر کے مارے اورون کو دیدے وہ شیر حق کیونکر کہلایا جاوے بزدل ہو سو تقیہ کرے جو شیر خدا ہو وہ بھلا کس سے ڈرے اگر خلافت غیر حق ہوتی اور حضرت علی کو اوسکا لینا مقرر منظور ہوتا تو کوئی ہرگز منع نہ کر سکتا رافضی کی عقل یہان باطل ہوگئی وہ حکمت سے اللہ تعالی کے غافل ہی نہین جانتا کہ جس طرح حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوتی اسی طرح جناب ولایت مآب پر خلافت ختم ہوئی خلافت ہر ایک خلیفہ کی اجماع امت سے ثابت ہوئی ہے جب سارے اصحابون نے جمع ہو کر بیعت کی تب خلیفون نے خلافت کی اجماع امت دلیل قطعی ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ امت میری جو خیر الامم ہے ہرگز ضلالت پر اور گمراہی پر جمع ہوگی افضلیت سے

نہین

بیان اجراو اللہ تعالی کے پاس ثواب ہی اوذھون نے جو دین مین جد وکد زیادہ کی ہے
اونکا ثواب بھی اللہ کے نزدیک بڑا ہوگا ظاہر تو یہ ہے پھر آئندہ اللہ تعالی کریم ہے
اور مالک ہی اوس پر یہ کوئی چیز واجب نہین ہے چاہے تو بڑی چیز کو چھوٹی کردے
اور اوسکا ثواب کم کردے اور چاہے تو چھوٹی چیز کو بڑا کردے اور اوسکا ثواب
زیادہ کردے الباقی من عشرۃ باقی عشرہ مبشرہ جو چھ ہین وہ اون کے بعد
افضل ہین عشرہ مبشرہ اونھین کہتے ہین کہ دس اصحابون کو آپنے بہشت کی
بشارت دی ہے وہ بہشتی قطعی ہین یعنی اونین سے چار کا بیان ہوا باقی چھ رہے
نام اونکا ابو عبیدہ بن الجراح سعید بن سعد بن ابی وقاص عبد الرحمن
بن عوف زبیر بن عوام طلحہ بن زبیر اور چار خلیفہ ان دسون کے حق مین آپنے
بہشت کی بشارت دی ہے وہ بہشتی یقینی ہین اور بھی انکے سوا ہین کہ اونکے
واسطے بشارت دی ہے لیکن یہ آپ کی اقربا ہین اور ایک حدیث مین انکا نام
آیا ہے اسواسطے عشرہ مبشرہ مشہور ہوئے ہین قاہل بدر بعد اس عشرہ مبشرہ کے
اہل بدر فاضل ہین تین سو تیرہ اصحاب بدر رہتے اون سب کے حق مین ارشاد ہے
ہے کہ یہ بہشتی ہین بدر ایک گاؤن کا نام ہے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان
پہلے لڑائی اسلام مین وہان ہوئی ہے وہ لوگ حضرت کے ہمراہ رکاب اوس
لڑائی مین تھے اونھین اہل بدر کہتے ہین اونکا اللہ تعالے کے نزدیک بڑا رتبہ ہے
تین سو تیرہ یہ لوگ تھے اور کفار قریش کے ہزار سے کچھ کم تھے ابو جہل اونکا
سردار تھا لڑائی بہت سخت ہوئی مسلمانون نے بڑی جانبازی سے کافرونکو
ہزیمت دی ابو جہل مارا گیا اور بہت سے کافر مارے گئے اور بہت سے کو
گئے بہت سے قید ہوئے وہ جو قید ہوئے تھے وہ کچھ کچھ اپنی طرف سے فدیہ
دیکر چھوٹے قاہل احد بعد اہل احد افضل مین اونکے واسطے بھی بہشت کی
بشارت ہے مدینہ شریف سے دو کوس کم وبیش ایک پہاڑ ہے اسکا نام
احد ہے وہان ابو سفیان کافرون کی فوج کا سردار ہوکر آیا تھا بڑی سخت لڑائی

ہوئی مسلمانون پر اوس دن بہت محنت پڑی اور دندان مبارک مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم
کا اوس معرکے مین شہید ہوا اور اکثر مسلمان درجۂ شہادت کو پہونچے حضرت حمزہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا بھی اوسی لڑائی مین شہید ہوئے ہو **قائل بیعۃ الرضوان**
بعد اون کے اہل بیعۃ الرضوان کو فضل ہے وہ بھی بموجب قول پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے بہشتی ہین سات سو کئی تن تھے حضرت جب عمرہ ادا کرنے کو تشریف
شریف لے گئے مکہ کو داخل ہونیکو کافرون نے منع کیا حضرت عثمان کو بھیجا کہ جا کر
سوال جواب کرین اتنے مین خبر اڑی کہ حضرت عثمان کو کافرون نے مار لیا ساتھ کے
لوگونکو ہر ایک سے لڑائی کیواسطے بیعت کی سب نے دل وجان سے قبول کیا پھر اتنے مین حضرت
عثمان زندہ آئے صلح ہوگئی **الفاطمۃ سیدۃ النساء والحسن والحسین سید**
شباب اہل الجنۃ حضرت خاتون قیامت فاطمہ زہرا بنت رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا سب جنتی بیبیون کی سردار ہین حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا اور حضرت خدیجہ الکبرے رضی اللہ عنہا محل خاص کی یہ سب عورتون سے
افضل ہین سوم مادر عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام اور آسیہ زن فرعون یہ بھی افضل
ہین ان سب کی باب مین بشارت بہشت کی آئی ہے مگر حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ
عنہا ان سب سے بلکہ سارے عالم کی عورتون سے افضل ہین بعضے علما کہتے ہین کہ فضل حضرت
عائشہ کا حضرت فاطمہ پر اسواسطے ہے کہ عائشہ بہشت مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس ہونگی اور فاطمہ حضرت علی کے پاس اور مکان حضرت علی کا مرتبے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم سے کم مرتبہ مین ہوگا مگر اسکا اسطرح جواب دیا گیا ہے کہ حدیث مین
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو فرمایا ہے کہ مین اور تو اور علی اور حسن اور
حسین ایک مکان مین ہونگے حضرت عائشہ مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین خدیجہ افضل
ہین بعضے کہتے ہین عائشہ افضل ہین مگر خدیجہ محب نسا نہین حضرت کے نزدیک
بعد اون کے عائشہ تھین پس فضیلت بھی اسیطرح ہوگی حضرت امام حسن اور حضرت
امام حسین رضی اللہ عنہما سب سے افضل ہین اور حسب اور نسب جو اونکا ہے وہ سبکا

ہیں جنہیں جنت کے جوان ہونگے اون سب کے یہ سردار ہونگے شرف ذات اور بانکی
جوہر اہل بیت نبوی کے واسطے ثابت اور مقرر ہے وہ کسیکو نہیں سب جگر پارہ
رسول ہیں اور لخت دل بتول ہیں اللہ کریم کے مقبول یہ سب سے افضل ہیں
اور سب مفضول ہیں **والخلافۃ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
ثلثون سنۃ ثم بعدہا ملک وامارۃ بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تیس برس
تک خلافت کا حکم تھا آگے اوسکے ملک داری اور بادشاہی ہے جب خاتم الخلفاء
حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ شہید ہوئے چھ مہینے تیس برس میں باقی تھے وہ حضرت
امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالی عنہ نے پورے کیے اور امیر معاویہ سے صلح کرکے اوسکے
وہ امر سونپ دیا کہ آگے خلافت نبوی نہیں ہے بادشاہت ہے سو منظور نہیں خلافت
اس خاندان عالیشان پر تمام ہوئی **و یکف ذکر الصحابۃ الا بالخیر** طریق اہل
سنت وجماعت کا یہ ہے کہ ذکر اصحابوں کا سوائے خیر کے نہ کریں جتنے پیغمبر صلے
اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں اونکی خدمت میں ادب ہی سے رہا چاہیے اون
میں کسو سے جو کچھ امر ایسا کہ اون کے لایق نہ تھا بسبب بشریت کے ہوگیا اوسے
سنا جانا چاہیے اودہر سے آنا کافی دیکر نظر حضرت کی صحبت پر رکھا چاہیے یہ
ایک ایسا امر عظیم اون کے نصیب ہوا ہے کہ اوسکے آگے سب باتیں ناچیز ہیں
صحبت پیغمبر کی سارے مس عیب کے واسطے اکسیر اعظم ہے اونکی شان میں آیات
قرآن شریف کی اور احادیث نبی کی بہت سے وارد ہیں تو صحبت تو اون
کی آپ کے ساتھ یقینی ہے اور یہ قصے خالی کمی زیادتی سے نہیں ایسا جناب
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایذا میرے اصحابوں کی میری
ایذا ہے اور میری ایذا خدائے عزاسمہ کی ایذا ہے اور فرمایا ہے کہ اصحاب
میرے مانند ستاروں کے ہیں اونمیں سے جسکی اقتدا کروگے راہ راست پاؤگے پس یہاں سے
معلوم ہوا کہ امیر معاویہ اور اون کے سوائے جو جو اصحاب ہیں کہ اون سے کچھ
کچھ قصور ہوگیا ہے طعن اور لعن ان پر نکریں کہ یہ فعل پرخالی خطر سے نہیں ہے

خدا جانے کیا کیا ہوا ہے اپنی رائے کو اور عقل کو دخل نہ دیا جائے جو اگلے بزرگ راہ
باندھ گئے ہین اوسی پر چلا جاہے کہ سلامتی اوسی مین ہے کہ اگلے ہم سے زیادہ
عاقل اور عالم اور صاحب احتیاط تھے اونھین کی پیروی کرنا خوب ہے اور لعنت
تو کافر پر بھی نہین چاہیے کسواسطے کہ احوال اوسکے خاتمے کا معلوم نہین اور جو
خدا ہی تعالی اوسی ایمان ہی نصیب کرے تو وہ لعنت پھر کر کرنیوالے پر آوی ہاں اگر
کوئی وقت کفر کے حال پر مرگیا ہو پھر البتہ اوس پر لعنت ہے یزید کی لعنت مین اختلاف
ہے بعضے کہتے ہین نہ کیا چاہیے بعضے کہتے ہین درست ہے بعضے اس جا خاموش ہین
بعضے گروہ نے لعنت اوس پر کی ہے چنانچہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے لعنت اوسکے
حق مین آئی ہے کسواسطے کہ وہ حلال جاننے والا تھا حرام خمر زنا وغیرہ سب کچھ بے
پروا یا نہ کرتا تھا حلال جانتا تھا اور سوا اسکے جو لوگ کہتے ہین کہ قتل امام حسین کا
گناہ کبیرہ ہے کافر نہین ہوتا ہے اوسکا یون جواب دیا جاتا ہے کہ ایذا اور اہانت
اہل بیت کی ہے ایذا اور اہانت پیغمبر کی ہے اور ایذا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی کفر ہے
سوائے اسکے جو جو کام اوس بے سعادت نے کیے ہین وہ کاہے کو کسی نے کیے ہی
حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب نے تفسیر مین لکھا ہے کہ اگلے بنی اسرائیل جو قتل
نبیون کا کرتے تھے تو اونکے نزدیک دعوی نبیون کا ثابت نہ تھا اور اس کمبخت
نے جو قتل اہل بیت کا دیدہ و دانستہ کیا کہ خاندان نبوت سے واقف تھا اور جو
لوگ کہتے ہین کہ حضرت امام حسین سید الشہدا علیہ السلام کے قتل کا اوس نے
حکم نہ کیا تھا وہ اس بات سے راضی نہ تھا بعد اس فعل کے اوسے ندامت ہوئی
یہ بھی غلط ہے کسواسطے عداوت اہل بیت نبوی اور خوشی ہونا اوسکا اس قتل اور
اہانت سے بخوبی ثابت ہوا ہے انکار اوسکا بیجا ہے بعضے کہتے ہین کہ احوال
اوسکے خاتمے کا معلوم نہین شاید کہ بعد اس کفر اور معصیت کے توبہ کی
ہو تو گنجایش رکھتا ہے اوس کا ظاہر اسباب ایسا ہے کہ بعد قتل
امام حسین کے مدینہ تشریف پر لشکر بھیجا کہ وہان قتل اور غارت صحابہ کا او

تابعین کا کریں پھر مکہ معظمہ پر فوج تعین کی تا عبد اللہ بن زبیر کو ماریں وہاں منجنیقیں لگائی
گئیں کہ اسی حال میں مرگیا آیندہ خدا جانے کہ کیا امر ہے ظاہر تو توبہ کا امکان نہیں حق تعالیٰ
تعالی وتقدس ہمیں اور ہمارے دوستوں کو بلکہ سارے مسلمانوں کو اوسکی دوستی سے بچا دے
اور زمرہ اہل بیت میں بلکہ اوسکے خادموں میں مشہور کرے بجنبہ وکمال کرمہ آمین یا
الہ العالمین جاننا چاہیے کہ لعنت کا لفظ اچھا نہیں ہے اور بری بات کا زبان پر لانا
ارباب سعادت کے نزدیک حسن نہیں رکھتا اسواسطے اگر اپنی زبان کو برے لفظ کی
آلودہ نہ کریں تو بہتر ہے اور اوس سے کچھ فائدہ دینی بھی حاصل نہیں والمجتہد
قد یخطی و یصیب مجتہد بھی مسئلہ میں چوک بھی جاتا ہے اور کبھی راستی کو
پہونچتا ہے اگر مسئلہ اوس کا موافق ہے تو اوسے دوہرا ثواب ہے اور اگر
مسئلہ میں اوسکے خطا ہے تو اوسے ایکہرا ثواب ہے مگر اسواسطے کہ نیت بخیر
ہے ولا نکفر احدا من اہل القبلۃ اصل مذہب یہ ہے کہ جو کوئی اہل قبلہ ہے
یعنی نماز قبلہ کیطرف کرتا ہے اور دلیل کتاب حدیث اور سنت سے لیتا ہے اور کلمہ
شہادت پڑھتا ہے اوسے کافر نہ کہا چاہیے اور اوس کے واسطے دوزخ دائمی
مقرر نہ کیا چاہیے اگرچہ کوئی بات اوسکی ایسی ہو کہ اوس سے نسبت کفر کی
ہوتی ہو جب تلک تکفیر نہ کیا چاہیے جب کفر ثابت بے شبہہ ہو جاے تب ناچاری
ہے اپنے حتی المقدور مسلمانوں میں اصلاح کرنی چاہیے اور فساد دور کیا چاہیے
کہ بنیاد اسلام کی سست ہو جاے کوئی اگر کسیکو کافر کہے یا لعنت کرے اگر
وہ شخص فی الحقیقت کافر ہے یا لعنت کے قابل ہے تو اوس پر ہوگی اور
اگر وہ ان چیزوں کے قابل نہیں ہے تو یہ کافر ہو گیا اور لعنت بھی اسپر آپڑی
ورسل البشر افضل من رسل الملائکۃ وعامۃ البشر من عامۃ الملائکۃ
ورسل الملائکۃ افضل من عامۃ البشر انبیا اور رسول خواص بشر میں
افضل ہیں ملائکہ مقربہ سے اولیا اور اتقیا عامہ بشر میں وہ افضل ہیں عام فرشتوں سے
اور عام ملائکہ جو ہیں وہ افضل ہیں باقی مومنوں سے اور ملائکہ مقربہ جو ہیں وہ

افضل ہیں عام بشر سے یعنی ولیا اور اتقیا سے و کرامات الاولیا حق اہل سنت و
جماعت کا عقیدہ ہے کہ کرامات اولیا کی حق ہیں دوست حق کا نام ولی ہے نشانی دوست
خدا کی وہ ہے کہ زہد اور تقوی اختیار کرے اور یاد میں حقتعالی کے ہمیشہ مشغول
رہے طریقہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاف نکرے بدعت اور معاصی سے
پرہیز رکھے اعتماد اسکا سب بطرف خدائے کریم کے ہو ماسوی اللہ سے بالکل قطع
کیا ہو امید کسیطرح کی کسی سے سوائے خدا کے نرکھے اور ڈر بھی بغیر اوسکے قہر کے کسی کا
نمانے عشق اور محبت اوسکی ظاہر اور باطن میں سرایت کر گئی ہو ایسے شخص سے جو فعل
صادر ہو وہ کرامات ہے اور جو کوئی اسکے خلاف ہو اوسکا دعوے باطل ہے اور وہ
مردود ہے خرق عادت کی چار صورتیں ہیں خرق عادت اسکو کہتے ہیں کہ خلاف
معمول کے چیز ظاہر ہو جیسے کلام کرنا درخت اور جانوروں کا اور موجود ہونا
میوہ کا بے ہنگام جیسے بی بی مریم کے واسطے ہوا تھا جو یہ طرح پیغمبر کے ہاتھ سے
ہو جیسے پیغمبر کے ساتھ ہوا ہے اوسکا نام معجزہ ہے اور جو ولی سے ظاہر ہو
اوسے کرامت کہتے ہیں جو کسی مومن صالح کے ہاتھ پہ ظاہر ہو وہ معونت کہی جاتی
ہے اگر کافر یا فاسق کے ہاتھ سے ظاہر ہو وہ استدراج اور مکر کہلاتا ہے
کہ اوس شخص کے ساتھ اللہ تعالے نے مکر کیا ہے تا وہ مغرور ہو اور اسیطرح ضلالت
میں چلا جاے ولا تبلغ الولی درجۃ النبی ولی کیسا ہی کامل مکمل ہو کسی نبی کے
درجے کو نہیں پہونچنے کا نبیوں کو خاتمے کا ڈر نہیں اور ولی کو خاتمے
کا ڈر ہے نبی معصوم ہیں اونسے کبھی کسیطرح کا گناہ صادر نہیں ہوتا ولی محفوظ
ہیں تو انھیں اللہ تعالے گناہوں سے بچاتا ہے کبھی شاید ہو بھی جاوے تو اللہ تعالے
اوس سے درگذر کرتا ہے جو کوئی اسکے خلاف اعتقاد کرے وہ کافر ہے
لا یصل العبد الی حیث یسقط عنہ الامر والنہی
کوئی بندہ ایسے مقام کو نہیں پہونچتا کہ اوس سے امر و نہی
اٹھ جاوے اور تکلیف شرع کی اوس پر نرہے حلال حرام اسکے واسطے سب برابر

نماز روزے کا محتاج نہو چاہے سو کام کرے ہان مگر جو کوئی بے عقل ہو اوس پر
قلم جاری نہین ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ تین شخصون سے قلم اوٹھا یا
گیا ہے یعنے اون کے عمل فرشتے نہین لکھتے ایک تو بچہ یعنے نابالغ ایک سوتا
ہوا ایک بے عقل جب تلک تکلیف شرع کی باقی ہے جو کوئی شرع کی تکلیف
اوٹھانے کا اعتقاد نہ کرے وہ کافر ہے اور گمراہ ہے والنصوص تحمل
علے ظواہرہا قران شریف کے معنی ظاہری اعتماد ہے نماز روزہ
اور امر و نہی ظاہر قرآن شریف سے نکالا گیا ہے والعدول عنہا
الی معان یدعیہا اہل الباطل الحاد قران شریف سے ظاہری معنون
پھرنا اون چیزون کی طرف کہ اہل باطل دعوے کرتے ہین الحاد ہے باطلہ ایک
فرقہ ہے کہ کہتے ہین قرآن شریف کے ظاہر معنے مراد نہین معنی اوسکے باطن
پوشیدہ ہین کسیکو اوسکے معنون پر اطلاع نہین مگر جو امام معصوم ہو اوسکو قرآن شریف
کے معنی معلوم ہوتے ہین اللہ تعالی اپنی ذات مبارک سے بلا واسطہ تعلیم فرماتا ہے یہ مذہب
بالکل باطل ہے عقلمند کو چاہیے کہ اسمین غور کرے کسواسطے کہ اگر قرآن شریف کے معنی
سمجھ مین نہ آتے تو دین اور ایمان کفر و عصیان خدا اور رسول کیونکر پہچانا جاتا
احکام شرع کے کیونکر جاری ہوتے مگر قرآن شریف کی یہ کرامات ہے بعضی بعضی
جاے معنی ظاہر بھی ہین اور رمزین اور اشارے بھی ہین وفی دعاء الاحیاء
للاموات وصدقتہم عنہم نفع لہم دعا مین اور صدقے مین فایدہ مقرر
ہے زندون کے واسطے اور مردون کے واسطے بھی کوئی اپنے واسطے یا
دوسرے کے واسطے صدقہ دے یا دعا کرے پھر وہ دوسرا زندہ ہو یا مردہ ہو فائدہ
کرنا صدقہ قہر کو اللہ تعالے کے ٹھنڈا کرتا ہے اور دعا بلا کو دور کرتی ہے زندون
کی حاجتین اوس سے نکلتین ہین مردون کے عذاب مین تخفیف ہوتی ہے
اگر وہ عذاب کے لایق نہین ہین تو اونکے درجے زیادہ ہوتے ہین جو چیز اللہ
کریم کے نام سے فقیر محتاج کو دیجاے اوسے صدقہ کہتے ہین صدقہ نہین ہو کہ کچھ

اناج اوتار کر جوراہے مین رکھدین یا تیل پتھر پر ڈال دین یا برہمن کو کچھ دے دین
بلکہ جو چیز نقد یا جنس اچھے کسب حلال سے پیدا کی اپنے دل کی دوست ہو سے
اللہ تعالے کے نام سے کسی زاہد عابد متقی پرہیزگار محتاج کو خالص نیت سے دیدین
اوسکا نام صدقہ ہے جناب الٰہی مین مقبول ہے **اعلموا ان اللہ مجیب
الدعوات وقاضی الحاجات** جانو تم حق تعالے قبول کرنے والا دعاؤن
کا اور رکانے والا حاجتون کا خداے تعالے دعا سب کی قبول کرتا ہے اور حاجت
روا کرتا ہے لیکن دعا مین عاجزی اور صدق نیت اور حضور دل ضرور ہے اس طرح
دعا ہو تو قبول ہو جو کوئی کہتا ہے کہ ہمنے بہت دعائین کین کچھ بھی نہین ہوتا اوسکی
دعا کبھی قبول نہین ہوتی حدیث شریف مین آیا ہے کہ الدعاء مخ العبادۃ دعا عبادت
کا مغز ہے دعا سے بلا دفع ہوتی ہے بندہ کی سلامتی ہوتی ہے جو کوئی دعا نہین
کرتا اوسپر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے دعا حق سبحانہ وتعالی کے نزدیک
محبوب اور مرغوب ہے اگر ظاہر دعا قبول نہو تو اس مین کچھ حکمت اللہ تعالے کی
ہوگی جو یہان قبول نہو وہان یعنے آخرت مین اسکے واسطے ذخیرہ ہوگا بعضے وقت
ایسا ہوتا ہے کہ یہ شخص دعا کسی چیز کے واسطے کرتا ہے وہ اوسکے حق مین اچھی
نہین ہوتی تو اوسکے بدلے اور اچھا کام ہو جاتا ہے یا کسی طرح کی برائی اس سے
دفع ہو جاتی ہے غرضکہ کسی طرح ضائع نہین جاتی جو اوسکے حق مین بہتر ہوتا ہے وہ
اللہ تعالے اپنے کرم سے کر دیتا ہے اپنا بھلا برا معلوم نہین ہوتا **و یجوز
الصلوۃ خلف کل بر و فاجر** سنیون کا مذہب ہے کہ نماز ہر مسلمان
کے پیچھے جائز ہے پھر وہ نیک ہو یا بد ہو مگر نماز کے احکام ارکان ادا کرتا ہو
اگر امام صالح ہو تو بہت بہتر ہے اور عالم ہو تو اوسکے پیچھے نماز پڑھنا ایسا
ہے گویا نبی کے پیچھے پڑھی جماعت کی جو تاکید بہت ہے اسواسطے انتظار
صالح کا ضرور نہین کہ اگر شخص صالح موجود نہو تو نماز نہ پڑھے جو مسلمان
نماز پڑھے اوسکے پیچھے پڑھ لینی چاہیے لیکن عقائد اسکا

سنیون کے بموجب چاہیے اور طہارت کامل چاہیے اور ادائے احکام ارکان
کرے بس امامت اوسکی درست ہے **ونری المسح علی الخفین فی الحضر
والسفر** اعتقاد کرتے ہین ہم مسح موزے کا سفر مین اور حضر مین سنیون نے
یہان یہ مسئلہ عقائد مین سے ہے کہ مسح موزے کا مقیم کو اور مسافر کو جائز ہے جو کوئی
اسکا انکار کرے وہ بدعتی ہے **فاستحلال المعصیۃ صغیرۃ کانت او کبیرۃ
واستخفافہا کفر** حلال جاننا گناہ کو پھر وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو اور ہلکا سمجھنا
اوسکو کفر ہے گناہ ہرچند چھوٹا ہووے چھوٹا اور ہلکا نہ جاننا چاہیے کسواسطے کہ
عظمت اللہ تعالی کی دیکھا چاہیے کہ وہ کیسا بزرگ ہے جسکا گناہ کرتے ہین **والاستہزاء
علی الشریعۃ والاستہانۃ بہا کفر والہزل بالکفر کفر وتصدیق
بما یخبرہ عن الغیب کفر والیاس من اللہ تعالے کفر والامن من
عذاب اللہ کفر** ٹھٹھا کرنا اور اہانت کرنا شریعت کا کفر ہے ہنستے ہنستے
نقل کرنا کفر کی کفر ہے سچا جاننا کاہن کو کہ خبر غیب کی دیتا ہے کفر ہے خبر غیب
کی اللہ تعالی ہی کا خاصہ ہے مگر وہ جسکو اپنے کرم وفضل سے الہام کرے اور
آگاہی دیوے ناامید ہونا اللہ تعالی کی رحمت سے کفر ہے یعنے ایسا سمجھنا کہ میرے
ایسے ہین کہ اللہ تعالی ہرگز نہین درگذرنے کا یا فلانا کام اللہ تعالی ہرگز نہین کرنیکا
امن مین ہونا اللہ تعالے کے عذاب سے کفر ہے یعنے ایسا سمجھنا کہ عذاب بالکل کچھہ
چیز ہی نہین ہمنے کلمہ جو پڑھ لیا ہے بس اب کوئی گناہ ہمین مضر نہین ہے اللہ تعالی نے
ہرگز عذاب نہین کرنے کا **والایمان بین الخوف والرجاء** ایمان
درمیان مین خوف اور رجا کے ہے ڈر اللہ تعالے کا ہر حال مین چاہیے
یہان تلک کہ اگر بالفرض سے کہ دوزخ مین ایک ہی شخص جائیگا تو ڈرے
کہ مبادا وہ شخص مین ہی ہون ہمیشہ اپنے رب سے پناہ مانگتا رہے اور امید
ایسی رکھے اگر سنے ساری خلق مین ایک شخص بہشتی ہوگا تو امیدوار
ہے اللہ تعالے کی امید ہے کہ شاید وہ شخص مین ہی ہون **اعلموا**

ان اللہ شدید العقاب ان اللہ غفور رحیم سمجھو اللہ کو سخت عذاب کرنے والا اور سمجھو اوسے غفور بخشنے والا گناہونکا اور رحیم رحمت کرنے والا بندون پر اللھم صلی علی محمد وآلہ بقدر حسنہ وکمالہ

تمّت

رسالہ سبیل الجنان ترجمہ تکمیل الایمان عربی اس رسالہ ہندی مین اس واسطے لکھی گئی تا اصل کتاب سند ہووے یہ لفظ ہندی اوسکے تابع ہون اور وہ مطبوع ہو پھر اوس عربی کا آخر رسالہ مین ترجمہ کیا جاتا ہے تا خلاصہ تمام رسالہ کا بوائی سہل ہو اور اگر خداے تعالے توفیق دے کہ ان تھوڑے سے حرفون کو یاد کرلین تو نہایت مفید ہون مقدمے اپنے دین اسلام کے سب زبان پر رہین شروع کرتا ہون ساتھ نام خداے مہربان بخشنے والے کے حقیقتین چیزون کے اپنی ذات مین ثابت ہین نرا وہم وخیال نہین ہے عالم نیا پیدا ہوا ہے اور پھر ناپید ہونے والا ہے پیدا کرنے والا اوسکا خدا ہے اور وہ ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہے گا اور وہ خدا آپ سے آپ ہے اور ایک ہے جیتا ہے اور جاننے والا ہے اور قدرت والا ہے اور اپنی چاہت سے کام کرنے والا ہے نہ کسی کے زور سے اور نہ ناچاری سے بولنے والا ہے اور سننے والا ہے اور دیکھنے والا ہے اور جو کچھ اوسے کمالات ہین ہمیشہ سے ہین کوئی چیز اوسکی ذات مین نئی پیدا نہین وہ تن نہین ہے صفتین تن کی نہین رکھتا حد اور نہایت نہین رکھتا اوپر اور نیچے پیچھے اور آگے سیدھے اور اولٹی طرف نہین ہی جگہ نہین رکھتا رات اور دن برس اور مہینہ اوسپر نہین گذرتا اور کوئی چیز اوسکے مانند نہین ہی اوسکے کامون مین مخالف کوئی نہین ہی اوس کا کوئی مددگار نہین ہی وہ اپنے غیر کے ساتھ ایک نہین ہوتا اور غیر کے بیچ مین نہین آتا ساری بزرگیان اوسکی آپ ہی ہین ہر نالایق چیز سے وہ

پاک ہے کل قیامت کو وہ اپنے تئین مومنونکو دکھلاویگا پیدا کرنیوالا سب چیزونکا وہی ہے
اور جاننے والا سب کا ہے جو کاہے سو کرے کچھ چیز اوسپر لازم نہین ہے کسی کام مین اوسے
غرض نہین کوئی سوا اوسکے حاکم نہین نیک وہ چیز ہے کہ شرع نے اوسکا حکم کیا ہے
اور بد وہ ہے کہ شرع نے جس سے منع کیا ہے عقل کو اوسمین دخل نہین پڑیگا۔ عالم کے
فرشتے ہین دو دو بازو والے چار چار بازو والے اون فرشتون مین ہر ایک کا مقام بندھا
ہوا ہے وہ وہین موجود ہین جو کچھ کہ وہ حکم کرے بجا لاوین نافرمانی نہین کرتے قوت اونکا
طاعت ہے اور غذا اون کی تسبیح ہے مردی سے اور زنی سے پاک ہین کھانا پینا
اونکو نہین ہے اونمین سے چار بڑے فرشتے ہین جبرئیل پیغمبرون پر وحی لانیوالے
ہین میکائیل کو خدمت روزی کی ہے اسرافیل کو صور پھونکنے کی خدمت ہے عزرائیل
روحین لینے کیواسطے مقرر ہین اور اوس پروردگار کی کتابین ہین اوتارا ہے اونکو اپنے
رسولونپر اونمین سے توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان بڑی کتابین ہین پھر اون چارون
مین فرقان افضل ہے نام اللہ تعالی کی زبان شرع پر موقوف ہین اوسے سواے اون
نامون کے جو شرع مین آئے ہین نہ یاد کیا چاہیے اور وہ پیدا کرنے والا ہے بندونکے
فعلونکا بس کفر اور معصیت ساتھ ارادے اور قدرت اور اندازے اوسکے ہین اور نہین
راضی وہ اوس کفر اور معصیت سے بندون کے فعل اونکے ارادے سے اور اختیار سے
ہوتی ہین اوسی پر وہ ثواب پاتے ہین اور عذاب کیے جاتے ہین اللہ تعالی جسے
چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے راہ پر لیجاتا ہے عذاب قبر کا کافرون کو اور
فاسقون کو اور نعمت اور راحت فرمانبردارون کو اور نیک کام کرنے والون کو اور
سوال منکر نکیر کا حق ہے قبر مین سے دوسرے یا زندہ کرنا حق ہے جو کچھ پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے خبر قیامت کے دن کی دی حق ہے تولنا بندون کے فعلون کا
تا نیکی بدی معلوم ہو جاوے حق ہے پوچھنا اللہ تعالی کا بندون سے کہ دنیا مین کیا
کیا حق ہے لکھنا بندونکا اعمالنامہ کہ اوسمین نیکی بدی بندون کی ثابت کی ہے
اور دینا اوسکا مومنون کو سیدھے ہاتھ مین اور کافرون کو بائین ہاتھ مین

حق ہے اور حوض کوثر کا اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت کے دن دیا جائیگا حق
ہے پل صراط کو فردای قیامت دوزخ کے اوپر رکھین گے اور سب خلق اوسپر سے
گذرے گی حق ہے شفاعت یعنی سفارش انبیاؤن کی اور اولیاؤن کی پروردگار سے حق
ہے بہشت اور دوزخ آج کے دن موجود ہین اور ہمیشہ باقی رہینگے فانی نہون گے بہشتی
اور دوزخی ہمیشہ رہینگے ایمان کیا ہے پیغمبر کو سچا جاننا دل سے اور گواہی دینا اوسکی
سمجھ کے زبان سے اور وہ ایمان کم زیادہ نہین ہوتا ایمان اور اسلام ایک ہی ہے
مین مومن ہون انشاء اللہ تعالے شک کی راہ سے نہ کہا چاہیے اگر خوف سے خاتمہ
کے کہین تو درست ہے ایمان یاس کا مقبول نہین ایمان یاس اوسے کہتے ہین کہ موت
کے وقت عالم غیب کو دیکھکر ایمان لائے آدمی گناہ کبیرہ مومن کو اصل ایمان سے نہین نکالتا
گناہگار ہمیشہ دوزخ مین نرہین گے اگرچہ بغیر توبہ کے اس عالم سے گئے ہون
اللہ تعالی کفر کو بندون سے بخشیگا باقی اوسکی چاہت ہے جسے چاہے بخشے جسے
چاہے گرفتار کرے اگر چاہے تو چھوٹے گناہ پہ بھی گرفتار اور عذاب دے اللہ
تعالے نے پیغمبر بھیجے آدمیون کی طرف آفرین اور خوشخبری دینے والے اور
ڈرانے والے اور ظاہر کرنے والے سب امور دنیا کے ضرور کامون کو اور
معجزے اونکے ہاتھون پر پیدا کیے تا اون کے دعوی کی دلیل ہووے پہلے سب پیغمبرون
کے آدم ہین اور آخر محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نبیون کی گنتی مقرر نکیا چاہیے پیغمبر
جھوٹھ نہین بولتے گناہ نہین کرتے اور اپنے کام سے یعنی نبوت سے موقوف
نہین ہوتے سب پیغمبرون سے افضل اور بہتر محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ سارے
عالم کے پیغمبر ہین معراج اون جاگتے مین بدن کے ساتھ آسمان کے اوپر
جہان تلک اللہ تعالے چاہا حق ہے شریعت اون کی سب شریعتون سے
کامل تر ہے اور دین اونکا سب دینون کا اوٹھانیوالا ہے امت اونکی سب
امتون سے بہتر ہے اور اصحاب اونکے ساری امت سے بہتر ہین اور چار
یار اونکے سب اصحابون سے بہتر ہین اور افضل ہین افضلیت سے مراد

بہت سا ثواب ہی اونکے بعد باقی عشرۂ مبشرہ افضل ہین اُنکے بعد بدر والے اونکے پیچھے احد والے اونکے بعد بیعۃ الرضوان والے افضل ہین حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سب عورتون سے بہتر ہین حضرت امام حسن امام حسین علیہما السلام افضل ہین بہشت کے جوانون کے سید اور سردار ہین پہلے خلیفہ ابی بکر صدیق دوسرے عمر فاروق تیسرے عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم چوتھے جناب ولایت مآب مرتضی کرم اللہ وجہہ ہین خلافت بعد پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے تیس برس ہے اوسکے بعد بادشاہی اور امیری ہی پیغمبر کے اصحابونکو سوائے نیکی کے یاد نہ کیا چاہیے اگرچہ اون سے کوئی کام خلاف ظاہر ہوا ہو مجتہد کبھی فکر مین اور نظر مین چوک بھی جاتا ہے وہ اوس مین معذور ہے اوسکو ثواب ملتا ہے مجتہد وہ ہے کہ قرآن مین اور حدیث مین فکر کرکے معنی اوسکے نکال کر حکم کرتا ہی جو جو مسلمانون کی قبلے کی طرف نماز کرتے ہین اونھین کافر نہ کہا چاہیے اور خاص کرکے کسیکو لعنت نہ کرنا چاہیے خاص انسان فاضل ہین خاص فرشتون سے اور عام انسان فاضل ہین عام فرشتون سے مراد خاص انسان سے انبیا ہین اور عام سے اولیا اور پرہیزگار ہین کرامات اولیا کی حق ہی کوئی ولی نبی کے مرتبہ کو نہین پہونچتا کہ کوئی بندہ ایسے مرتبہ کو نہین پہونچتا کہ احکام شرع کے اوس سے اوٹھ جاوین قرآن شریف کے ظاہر عبارت کے ظاہری معنی ہین مگر کہین ضرورت کیواسطے مرادی بھی ہوں تو ہون قول فرقہ باطلہ کا کہ وہ کہتے ہین قرآن کے ظاہر معنی مراد نہین ہین اوسکے معنی سوائے خدا کے کسیکو معلوم نہین کفر ہے دعا زندون کے مردون کو اور صدقہ دینے سے اونکے اونکو فائدہ ہوتا ہے قبول ہونا دعا کا حق ہی پیچھے ہر مسلمان کے اگرچہ وہ صالح نہو نماز درست ہی مسح موزے کا سفر مین اور بیٹھی جگہ مین اعتقاد چاہیے کرنا حرام کو حلال جاننا حلال کو حرام کفر ہی حلال جاننا گناہ اور چھوٹا سمجھنا اوسکا پھر وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو کفر ہی ٹھٹھا کرنا شریعت کا اور اہانت کرنا اوسکا کفر کی اور ہنسنے ہنسنے کام کفر کے کرنا کفر ہی مست اور دیوانہ بیہوشی کی حالت مین جو کہے اوسکا اعتبار نہین

کافر ہو دے سچا جاننا نجومیون کا اور سب غیب کی خبر دینے والونکا کفر ہے ناامیدی رحمت سے اللہ تعالےٰ کے کفر ہے اور امن مین ہونا اوسکے مکر سے کفر ہے سلامتی ایمان کی درمیان مین ڈر کے اور امید کے ہے جانو اللہ تعالےٰ کو سخت عذاب کرنے والا اور بخشنے والا اور رحم کرنیوالا

خاتمۃ الطبع مع تقریظ رسالہ سبیل الجنان ترجمہ اردو تکمیل الایمان

خداوند عالم کی حمد الکسان ضعیف البنیان سے ازبس دشوار ہے کہ وہ جلشانہ عم نوالہ خالق کون و مکان مالک زمین و زمان ہے ہجدہ ہزار عالم کا پروردگار ہے کریم و غفار ہے اپنی صفت رزاقی سے ہر جاندار کو رزق پہونچاتا ہے نیک و بد ہر ایک اسکے دسترخوان نعما سے بیدریغ روزی پاتا ہے رحمت اسکی عام ہے بندون کو بخشش دینے سے کام ہے کوئی اسکا مماثل نہین مقابل نہین تعالےٰ اللہ علوا کبیرا و سبحان اللہ عما یصفون اور تحفہ درود نامحدود اور تحیات زاکیات اس سرور کائنات خلاصہ موجودات پر جسکے وجود باوجود کے سبب سے بناو ہستی قائم ہوئی اور اوسکے نور موفور السرور سے دونون جہان روشن ہو گئے آس افضل الانبیا اشرف الاصفیا نے گمگشتگان بادیہ ضلالت اور آوارگان تیہ جہالت کو اپنے نور ہدایت سے اگیا راہ راست اور صراط مستقیم پر چلایا کہ تا قیام قیامت ہر شر و ضرر سے بچا یا وہ شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین محبوب کردگار ہے خدا کے گھر کا مختار ہے آس منعوت کونین کی نعت مین جو کچھ لکھیے سزاوار ہے صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و اہلبیتہ و عترتہ و ازواجہ و ذریاتہ و سلم تسلیما کثیرا کثیرا ۔ امابعد شائقان دین اسلام کو مژدہ ہو کہ ان ایام فرخندہ فرجام ندرت انضمام مین رسالہ فیض مقالہ لذت افزاے دل و جان حلاوت بخش اہل ایمان اسم بامسمے سبیل الجنان ترجمہ اردو

تکمیل الایمان جو مستند الفضلا افقہ الفقہا فخر المتقدمین شرف المتاخرین
مصدر تجلیات لم یزلی جامع کمالات صوری ومعنوی شیخ الشیوخ حضرت شیخ عبدالحق
محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والغفران واسکنہ اللہ فی فرادیس الجنان نے بہت
قابلیت سے فارسی مین تصنیف فرمایا تھا واقعی وہ اپنی خوبیوین لاجواب تھا مگر
چونکہ افہام عوام اسکے مفہوم سے کے صریح قاصر اور متعذر تھے اور بوجہ
کم استعدادی اُس سے فائدہ نہین حاصل کرسکتے تھے اسلیئے برگزیدۂ روزگار
واقف رموز خفی وجلی جناب مولوی امیر علی صاحب نے عام فہم سلیس اردو
مین بکمال عرق ریزی اُسکا ترجمہ کیا اور بمناسبت مضمون اُس کا نام
سبیل الجنان رکھا سچ تو یہ ہے کہ کم استعداد آدمی اس سے بہت اچھے اچھے
فائدے حاصل کرینگے اور خدا کے فضل وکرم سے اسپر عمل کامل کرینگے۔
بلکہ فی زمانہ اسبات کی اشد ضرورت ہے حد سے زیادہ تر حاجت ہے
کہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ ایسے رسالون کو اپنے لڑکون اور لڑکیون
اور اپنے گھر کی سب عورتون کو پڑھوائین اور اون سب کو خوب اچھی
طرح سے تعلیم دین اور اسکے تمامی فائدون سے اونکو مطلع کرین اور
ان مسائل دینی پر عمل کرنے کی بھی ترغیب دین کیونکہ حدیث شریف
مین آیا ہے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ طلب العلم
فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ اردو مین ترجمہ یہ ہے کہ ہر مسلمان مرد اور عورت
پر کوشش کرکے علم کا پڑھنا اور حاصل کرنا فرض ہے خصوصًا دینیات کے
حاصل کرتے مین علم کی بہت بڑی ضرورت ہے بہرحال مسائل دینی کا
پڑھنا اور پڑھوانا اور سیکھنا اور سکھانا فرض اور واجب ہے اور باعث
خوشنودی خداوند تعالے اور موجب رضامندی رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہے شیخ الشیوخ حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ
علیہ کے یہ دو شعر فارسی طشت ازبام اور زبان زد ہر خاص وعام ہو رہے ہین

چو شمع از پے علم باید گداخت	کہ بے علم نتوان خدا را شناخت
طلب کردن علم شد بر تو فرض	وگر واجب است از پیش قطع تو ارض

قطع ارض سے مراد شیخ کی غالباً اس حدیث شریف کے مضمون سے ہے جسکا اردو ترجمہ یہ ہے۔ ؎ نہو شہر مین گر تمھارے پڑھا طلب تم کرو چین مین علم جا ۂ اور وہ حدیث شریف یہ مشہور ہے۔ قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اطلبوا العلم ولو کان بالصین گو اوپر ایک شعر مین اسکا ترجمہ لکھدیا گیا ہے مگر اب اُس مجمل کا مفصل یون ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے میرے اُمتی لوگو طلب کرو تم علم کو اور اگرچہ وہ ملک چین مین ہو یعنی اسقدر فاصلہ پر ہو کہ جتنے فاصلہ پر مدینہ منورہ سے چین کا ملک ہے اور یہ فاصلہ بہت دور و دراز ہے المختصر یہ رسالہ فیض مقالہ جو اپنی خوبیون اور بہتریون مین اپنی آپ ہی ندو نظیر ہے اور مختصر رسالون مین نایاب و ممتنع الجواب اور مقبول طبائع شیخ وشاب ہم مطبع عالم مرجع منشی نول کشور واقع بلدہ کانپور صانہا اللہ عن شر الدہور مین بسرپرستی ذی المجد والمحاسن معلی القاب عالی جناب منشی پراگ نراین صاحب رائے بہادر مالک مطبع دام اقبالہ

بماہ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ء بار ہفتم زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوا

واللہ الموفق وہو الرفیق الاعلے والسلام علے من اتبع الہدے